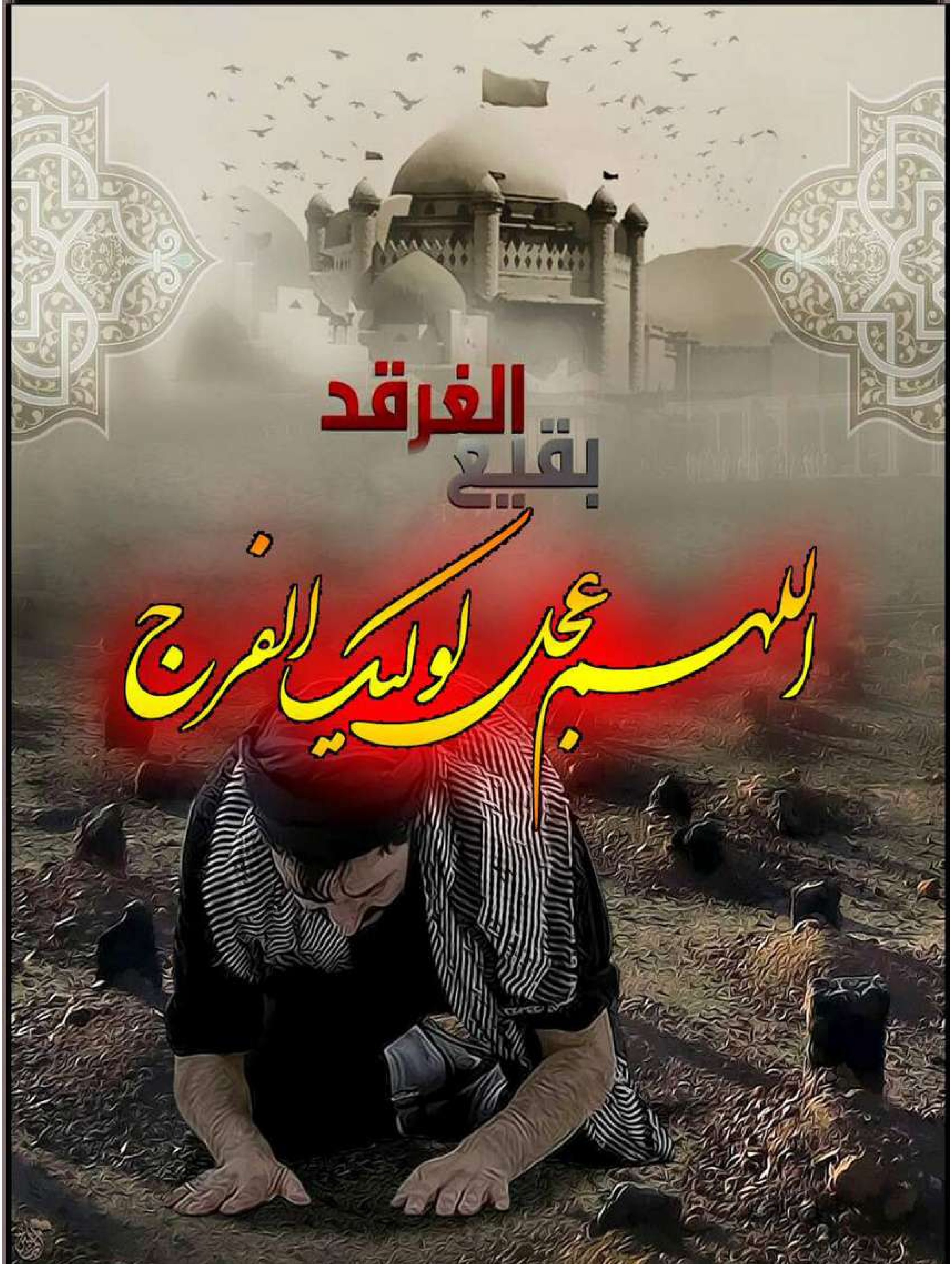
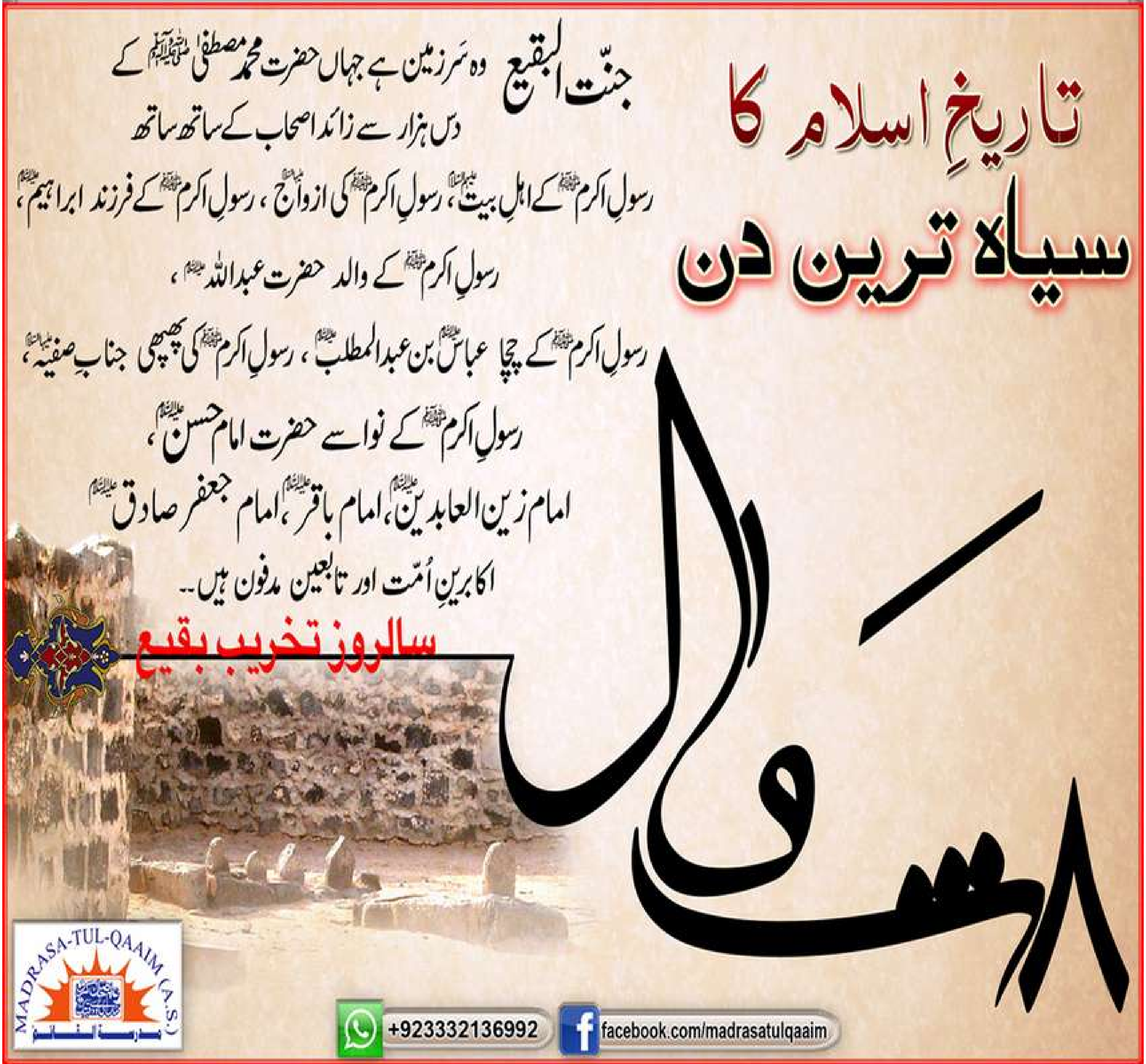

بقيع الغرقد
اللهم عجل لوليك الفرج

آہ! جنّت البقیع

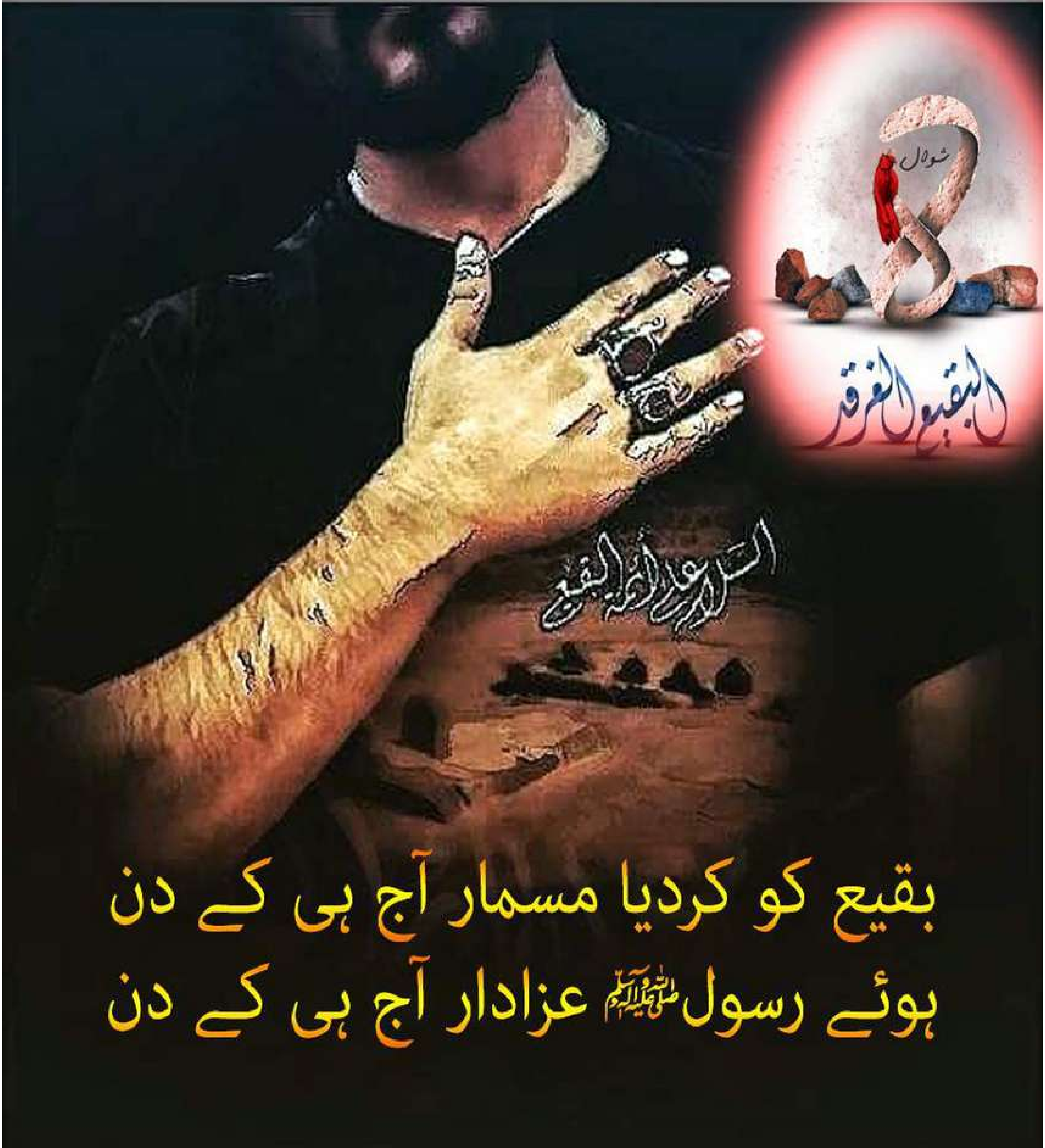


آہ! جنّت البقیع



+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

سیّد اسماعیل مرندی اپنی کتاب "توصیفِ مدینہ" کہ جسے انہوں نے ۱۲۵۵ ہجری میں تالیف کیا، میں لکھتے ہیں:

یہ پانچوں پاکیزہ نفوس (امام حسنؑ، امام سجادؑ، امام باقرؑ، امام صادقؑ، حضرت زہراؑ ایک روایت کے مطابق) ایک ضریح میں دفن ہیں جو لکڑی کی جالی ہے اور عباسؓ بن عبدالمطلبؓ اِسی ضریح میں اِن کے سرہانے دفن ہیں۔۔

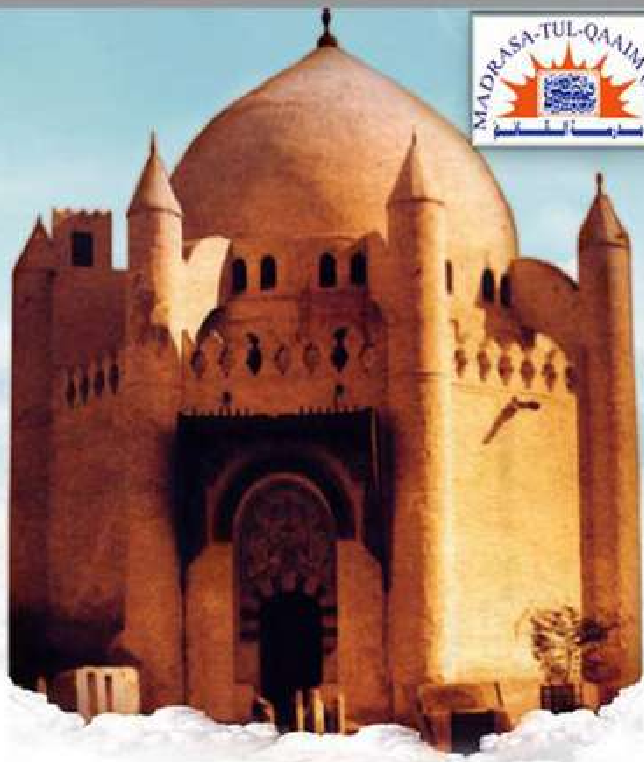
+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

السلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ



معروف اہلِ سنّت اندلسی مؤرّخ، سیاح اور
شاعر ابوالحسین محمد بن احمد بن جبیر (۵۴۰-۶۱۴ ہجری)
جو ساتویں ہجری میں حجاز کے اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں
(تدوین شدہ ۵۷۸ ہجری):

"وہ سَر بفلک گنبد بقیع کے ساتھ ہی واقع ہے"۔

(رحلہ ابن جبیر، مطبوع دار الکتاب اللُّبنانیہ، صفحہ 153)

ابنِ جبیر کے ڈیڑھ سو سال بعد آٹھویں صدی ہجری میں ابنِ بطوطہ نے شہرِ مدینہ کا سفر کیا اور اپنے مشاہدات کو یوں رقم کیا:

حرمِ آئمہ علیہم السلام بقیع کی قبور پر دراصل ایک ایسا گنبد ہے جو سَر بفلک ہے اور جو اپنے استحکام کی نظر سے فنِ تعمیر کا بہترین اور حیرت انگیز شاہکار ہے۔

(رحلہ ابن بطوطہ، صفحہ 89)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع

چھ سو سال پہلے ابنِ بطوطہ نے جنّت البقیع کی قبور پر کیا دیکھا۔؟

تخریب قبور ائمہ بقیع

مشہور سیاح ابنِ بطوطہ نے آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں جو کچھ دیکھا اُسے اپنے سفر نامۂ ابن بطوطہ، ج 1، ص 128 میں یوں لکھا:

امام مالک بن انس کی قبر پر چھوٹا سا گنبد تھا، ابراہیمؑ بن محمد ﷺ پر سفید رنگ کا گنبد تھا، ازواجِ رسول ﷺ اور امام حسنؑ اور عباسؓ بن عبدالمطلبؓ کے مقبروں پر اونچا و نہایت مستحکم گنبد تعمیر ہوا تھا، خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفان کی قبر پر اونچا گنبد تھا اور ان کے قریب ہی فاطمہؓ بنت اسدؓ کی قبر پر بھی گنبد تھا۔۔



MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ ! جنّت البقیع

facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992



انہدام سے پہلے اہلبیت علیہم السلام کی قبور پر بنے گنبد سب سے بڑے تھے

انہدام سے پہلے اہلبیت علیہم السلام کی قبور پر بنے گنبد سب سے بڑے تھے رسائل فی تاریخ المدینہ المنورۃ حمد الجاسر ص 11 اور 13 پر مدینہ کے ایک مورخ علی بن موسی کے حوالے سے بات تحریر ہے کہ

"وقبة آل البيت العظام وهى أكبر القباة..."۔

یعنی اہل بیت علیہم السلام کی قبور پر بنا قبّہ و گنبد بقیع میں موجود دیگر تمام مقبروں پر بنے قبّوں میں سب سے بڑا تھا۔

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع

مقدّس مقام پہچانئے





Jannat-ul-Baqi In The Early 19th Century
جنة البقيع



MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم

۱۔ یہ مقدّس مقام روضۂ رسول ﷺ کے سامنے مدینہ منوّرہ میں واقع ہے۔

۲۔ اس مقدّس جگہ پر 10 ہزار سے زائد صحابہ کرام کی قبور ہیں۔

۳۔ اِس مقدّس جگہ میں سب سے پہلے رسول ﷺ کے محبوب صحابی حضرت عثمان ابن مظعونؓ یا اسعد بن زرارہؓ دفن ہوئے۔

۴۔ اِس عظیم و مقدّس جگہ پر 4 معصوم اماموں علیہم السلام کی قبور ہیں۔

۵۔ رسولِؐ خدا اکثر اِس مقدّس جگہ پر مدفون قبور کی زیارت کے لئے تشریف لاتے تھے۔

۶۔ اِس مقدّس جگہ پر موجود قبروں پر بنی عمارتوں اور گنبدوں کو عبدالعزیز ابنِ سعود کے دورِ حکومت میں 8 شوال، 21 اپریل 1925ء کو ڈھا دیا گیا۔

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



کیا قبر پر چراغ جلانا یا روشنی کرنا بدعت ہے؟

مکتب جعفریہ اور اہلسنت برادران کی اکثریت کے نزدیک قبر پر چراغ جلانا جائز ہے اور بعض ضعیف روایت میں اِسے منع کیا گیا ہے۔

ابن عباس ؓ کہتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ رات کے وقت قبرستان میں داخل ہوئے اور ایک قبر پر چراغ روشن کیا۔ (**جامع الصحیح** 3:372)

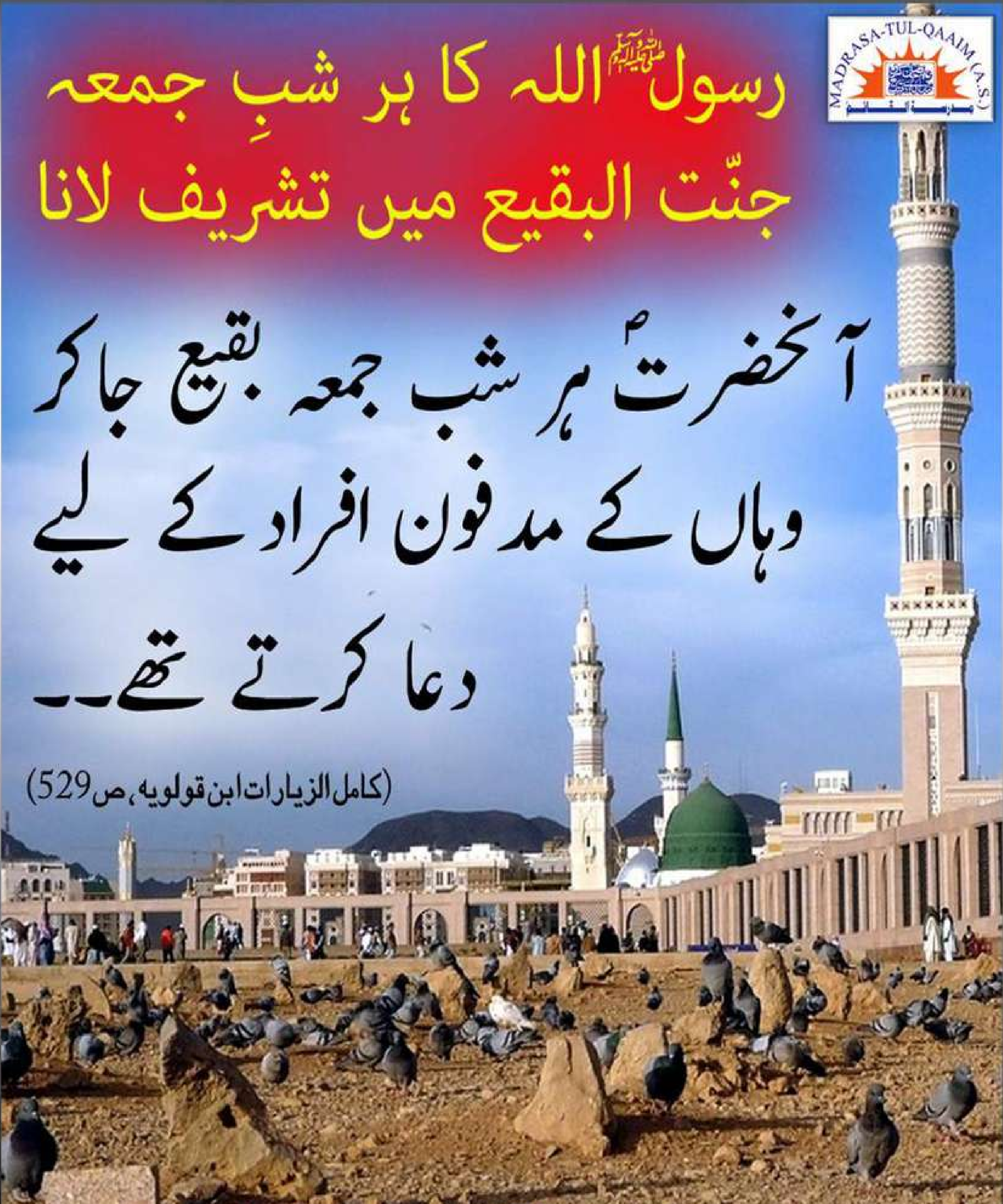
خطیب بغدادی لکھتے ہیں: ولید کہتا ہے: ابوایوب انصاری کی قبر پر شمعدان موجود تھے۔۔(**تاریخ بغداد** 1:154.)

ابن جوزی کہتے ہیں: ۳۸۶ھ کے حوادث میں سے ایک یہ ہے کہ بصرہ کے لوگوں نے یہ دعوی کیا کہ انہوں نے زبیر بن عوام کی قبر تلاش کرلی ہے۔ لہٰذا اس قبر کیلئے شمعدان اور چٹائیاں لے گئے۔ (**المنتظم** 14:387.)

مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں: ''شمعیں روشن کرنا قبر کی تعظیم کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ یہ کس بزرگ کی قبر ہے اور وہ اس سے تبرک حاصل کریں''۔ (**فتاوی رضویہ**:4/144)

اسی طرح مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں: ''اگر کسی ولی کی قبر ہو تو ان کی روح کی تعظیم کرنے اور لوگوں کو بتلانے کے لئے کہ ولی کی قبر ہے تاکہ لوگ اس سے برکت حاصل کریں چراغ جلانا جائز ہے''۔ (**جاء الحق**:300)

آہ! جنّت البقیع



+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim



رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر کے پاس پہلی دیوار کی تعمیر حضرت عمر ابن خطاب نے کی

رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحلت کے بعد اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ انکی رحلت کے ابتدائی ایام میں اس گھر کی حفاظت اور اس گھر کی تعمیر کا کام بھی ہوا۔

پہلی مرتبہ عمر بن خطاب نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبر مبارک کے پاس دیوار تعمیر کی اور اس جگہ کو حضرت عائشہ کے حجرے سے جدا کیا۔۔ (وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، امام علامہ علی بن احمد سمہودی (متوفی 1505ء) ج2، ص109)



رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر پر عمارت حضرت عبداللہ ابن زبیر نے بنوائی

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبرِ انور حضورؐ کے حجرۂ مبارک میں تھی پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر نے صحابہ کرام کی موجودگی میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر پر ایک مضبوط عمارت بنوائی۔۔

حوالہ: خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی، الباب الرابع، الفصل العاشر، جلد2، صفحہ 125، مطبوعہ بیروت



اولیائے خدا کی قبور کے اطراف عمارت بنانا حرام نہیں ھے

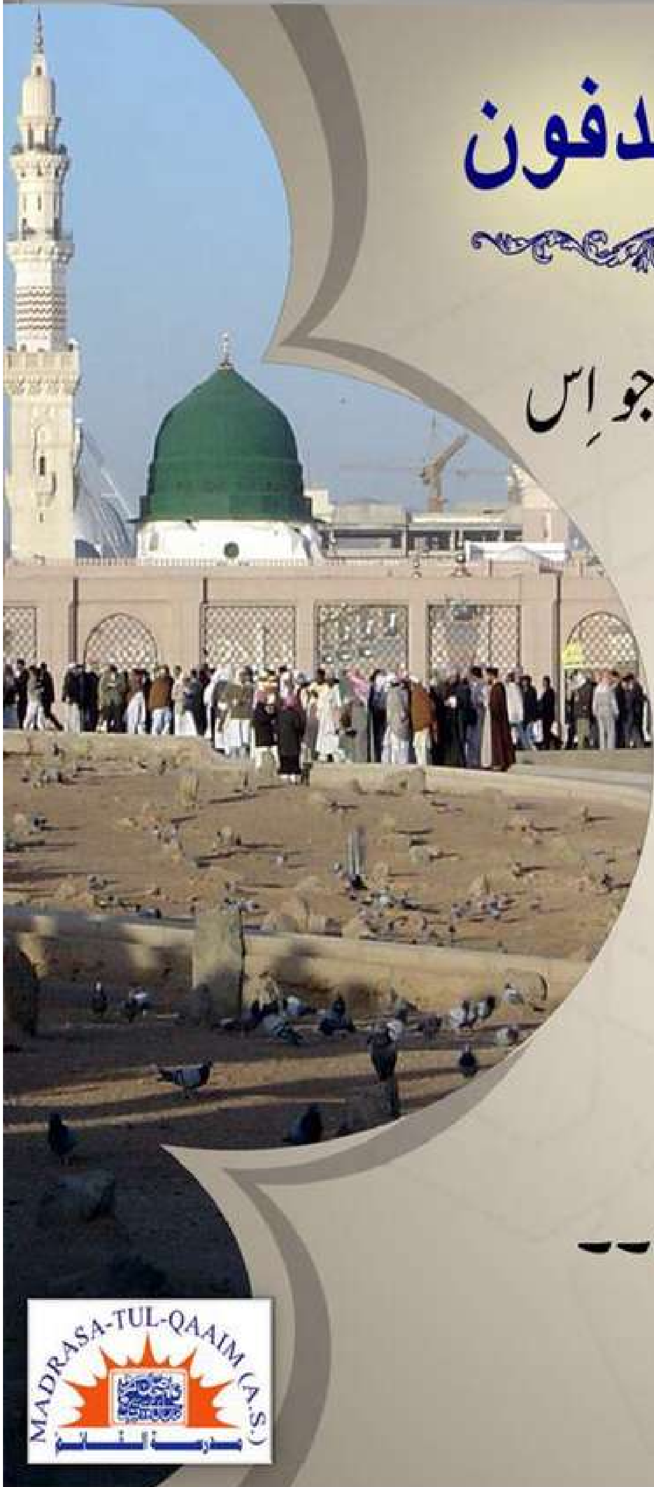
شارح صحیح بخاری علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَبَاحَ السَّلَفُ الْبِنَاءَ عَلَى قَبْرِ الْمَشَايِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْمَشْهُورِينَ لِيَزُورَهُمُ النَّاسُ، وَيَسْتَرِيحُوا بِالْجُلُوسِ فِيهِ.

علماء سلف نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارات بنانا جائز فرمایا ہے تاکہ ان کی لوگ زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔۔



مرقاۃ، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، جلد 3، صفحہ 1217، دار الفکر، بیروت-لبنان



جنّت البقیع کے اوّلین مدفون

مہاجرین میں سب سے پہلے صحابی رسول، جو اِس قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہوئے وہ عثمان بن مظعون[رض] تھے۔۔

(ابن سعد، الطبقات الکبری،1410ق ، ج3، ص303)

اور انصار میں سے
اسعد بن زرارہ خزرجی دفن ہوئے۔۔

(ابن سعد، الطبقات الکبری،1410ھ ، ج3 ص459)

آہ! جنّت البقیع

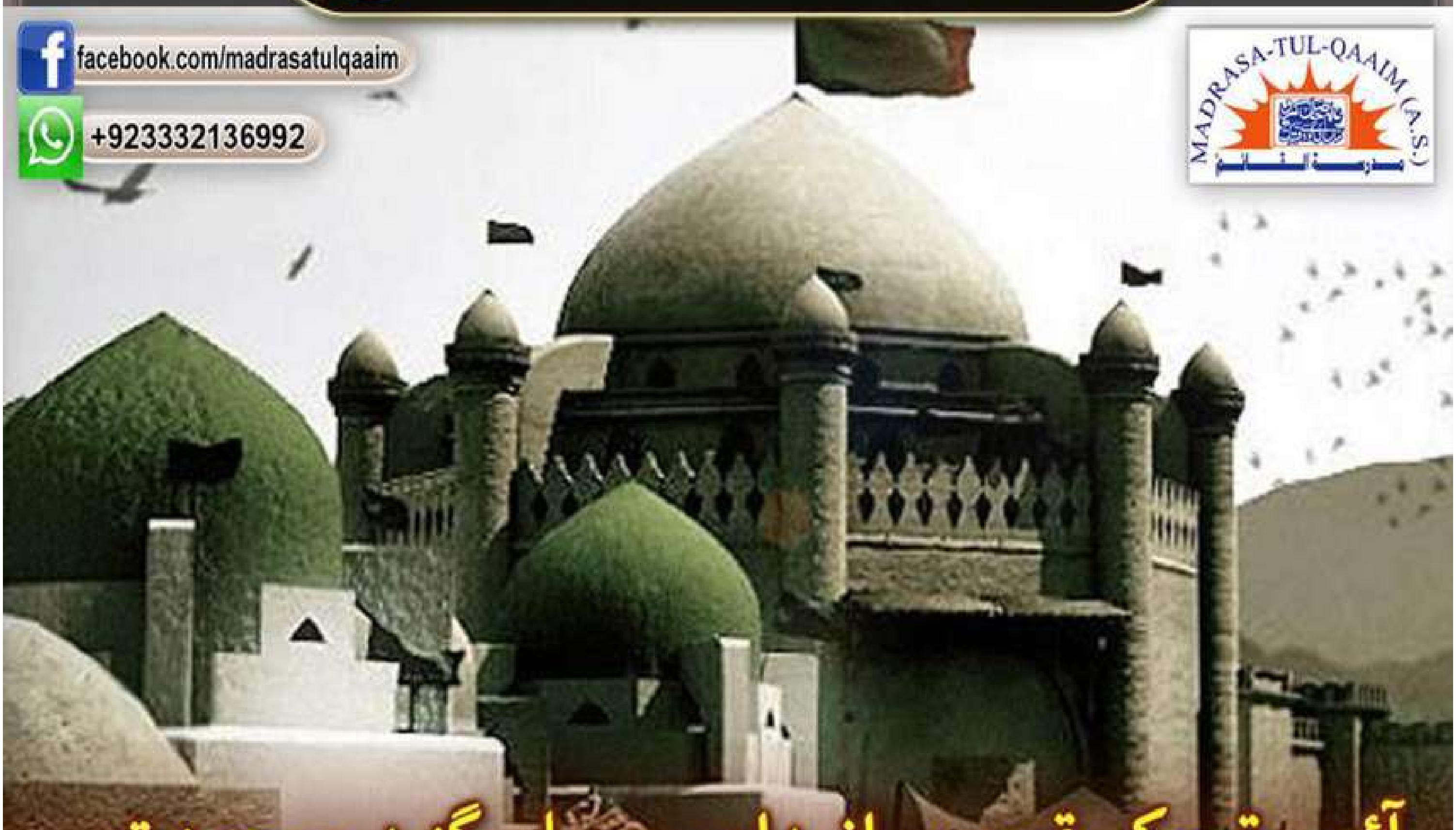


بعض مورخین
بیت الاحزان کو بھی
جنّت البقیع میں قرار دیتے ہیں

بیت الاحزان بھی جنت البقیع میں بننے والے گھروں میں سے ایک تھا جسے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بنتِ رسول حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کو اپنے بابا کا غم منانے کے لیے بنا کر دیا تھا۔

(سمہودی، وفاءالوفاء، 1971م، ج3، ص907)

آہ! جنّت البقیع



آئمہ بقیع کی قبور پر انہدام سے پہلے گنبد موجود تھے

سفر نامہ '' مرآۃ الحرمین ''کے مصنف ''ابراہیم رفعت پاشا ''جو 1318ہجری، 1320ہجری، 1321ہجری اور 1325ہجری میں مصری حجاج کے قافلے کے امیر محافظ محمل کی حیثیت سے اپنے پہلے سفرحج اور اُس کے بعد امیر الحجاج کی حیثیت سے اپنے بعد کے سفرحج کے چار سفروں کو''مرآۃ الحرمین '' نامی سفر نامہ میں مفصل طور پر جنت البقیع کے منہدم کیئے جانے سے اُنیس سال قبل لکھتے ہیں:

''عباس بن عبد المطّلبؑ، حسنؑ بن علیؑ اور تین ائمہ امام علیؑ بن الحسینؑ، امام محمدؑ بن علیؑ اور امام جعفرؑ بن محمدؑ ایک ہی گنبد کے نیچے مدفون ہیں، جن کا گنبد دوسروں سے بہت زیادہ اونچاہے۔''

(مرآۃالحرمین؛ جلد1، صفحہ426، طبع مصر1344ھجری مطابق1925عیسوی)

آہ! جنّت البقیع

آئمہ بقیع کی قبور پر انہدام جنت البقیع سے پہلے ضریح موجود تھی



حاجی فرہاد میرزا 1292 ہجری میں اپنے سفر حج کے مشاہدات کو اپنے سفر نامہ ''ہَدِیَۃُ السَّبِیل'' میں لکھتے ہیں:

''میں بابِ جبرئیل (ع) سے باہر آکر ائمہ بقیع کی زیارت سے مشرف ہوا متولّی نے ضریح کا دروازہ کھولا اور میں اندر گیا اور ضریح کے گرد چکر لگایا، وہاں پیر کی طرف کی جگہ بہت چھوٹی ہے کہ جہاں صندوق (قبر) اور ضریح کا درمیانی فاصلہ نصف ذراع سے بھی کم ہے۔''

(ہَدْیَۃُ السَّبِیْل، صفحہ 127)



قبور کے اطراف میں بنی عمارات
عالمِ اسلام میں کبھی مذموم نہ تھیں

قدس میں حضرت داودؑ کی قبر اور حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی الخلیل نامی شہر میں قبروں پر بلند عمارتیں بنی ہوئی تھیں اور مسلمانوں نے حضرت عمر کی حکمرانی میں ہونے والی جنگوں میں ان مقبروں اور عمارتوں کو خراب نہیں کیا گیا تھا۔

(ابن تیمیه، اقتضاء الصراط المستقیم: ص331.، ابن تیمیه، مجموعة الفتاوی: ج 27، ص 27)

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قبور پر عمارتوں کی تعمیر اسلام سے پہلے اور نہ اسلام کے بعد بلکہ کسی زمانے میں بھی مذموم نہیں تھی۔

(طبسی، نجم الدین، شناخت وھابیت، دلیل ما، 1391 ص 801)

قبر پر چھت وقبہ اور اطراف میں دیواریں کھڑی کرنے کا جواز

حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اپنے ہی گھر میں دفن کیا گیا
اگر کسی چھت کے نیچے دفن کرنا ناجائز تھا
تو صحابہ کرامؓ کو چاہیے تھا کہ پہلے اس چھت اور دیواروں کو
معاذ اللہ گرا دیتے پھر دفن کرتے
لیکن ایسا نہیں کیا گیا پھر حضرت عمر نے
اپنے زمانہ خلافت میں اِس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دیوار بنا دی
پھر ولید ابن عبد الملک کہ زمانہ میں ابن زبیر نے تمام صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں
اس عمارت کو نہایت مضبوط بنایا اور اِس میں پتھر لگوائے۔

خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفٰی مصنفہ سید سمہودی دسویں فصل فیما یتعلق بالحجرۃ المنیفۃ 196

صحیح بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی و ابی بکر و عمر

میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ولید ابن عبد الملک کے زمانہ میں
روضہ رسول ﷺ کی ایک دیوار گر گئی تو
اخذوا فی بنائہ
صحابہ کرامؓ اس کے بنانے میں مشغول ہوئے۔

لہذا قبر پر چھت یا اسکے اطراف میں دیواریں بنانا بھی جائز ہے
اور جنت البقیع کے انہدام کا کوئی جواز نہیں ہے۔

صحابئ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت ابن عباس رضؓ کی قبر پر عمارت کی تعمیر

علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں:

رُوِيَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - لَمَّا مَاتَ بِالطَّائِفِ صَلَّى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَجَعَلَ لَهُ لَحْدًا وَأَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَجَعَلَ قَبْرَهُ مُسَنَّمًا وَضَرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطًا.

روایت ہے کہ جب حضرت ابن عباسؓ کی وفات ہوئی تو حضرت محمد بن حنفیہؒ نے نماز پڑھائی، چار تکبیر کہیں، ان کی قبر کو لحد بنایا، قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کیا، قبر ڈھلوان والی بنوائی اور ان کی قبر پر قبّہ بنوایا۔۔

بدائع الصنائع، کتاب الجنائز، فصل فی احکام الشھید، جلد 1، صفحہ 230، دار الکتب العلمیة، بیروت–لبنان۔



رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جن قبور کو اکھاڑا

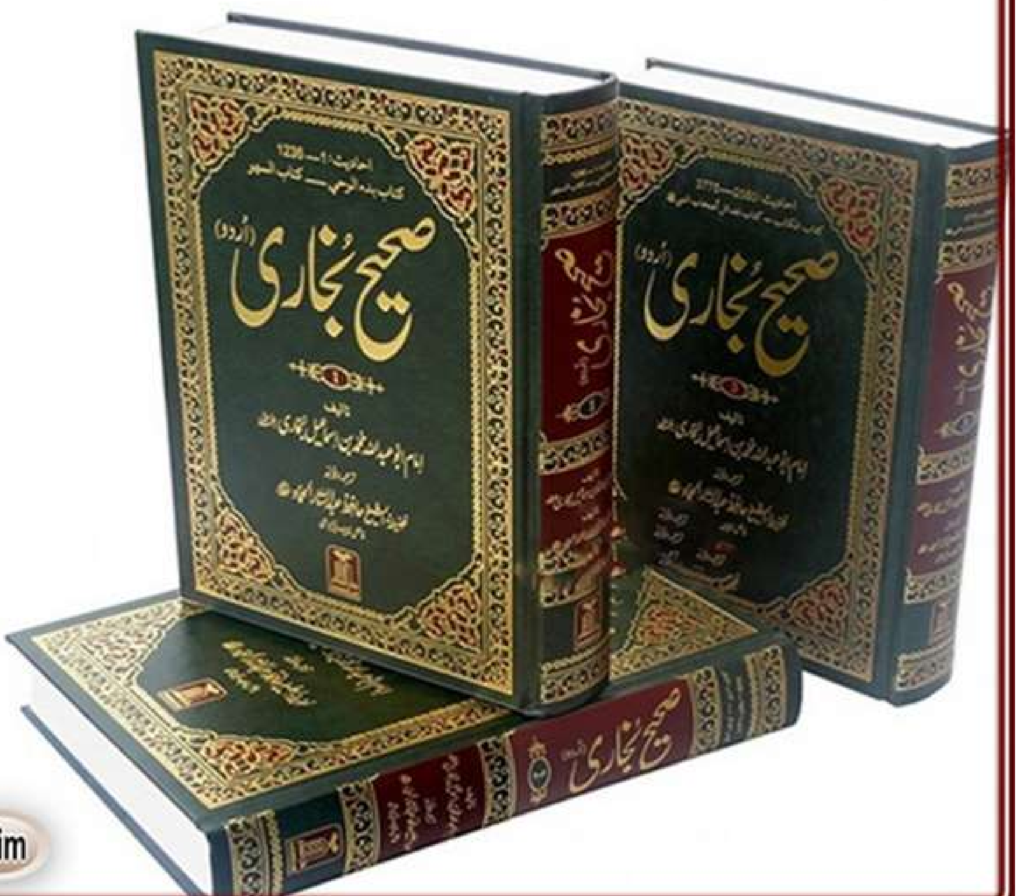
وہ مشرکین کی قبور تھیں

صحیح بخاری میں ہے کہ :

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ، فَنُبِشَتْ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کا حکم دیا
پس وہ اکھیڑ دی گئیں۔۔

صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب نبش قبر المشرکین، حدیث(428)، جلد1، صفحہ93، دار طوق النجاۃ بیروت۔



لعنت الله علی القوم الظالمین

انبیاء اور اولیاء کی قبور گرانے میں انکی توهین هے

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں

أَيْ دُونَ غَيْرِهَا مِنْ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَتْبَاعِهِمْ لِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْأُهَانَةِ لَهُمْ.

یعنی ماسوا انبیاء اور ان کے متبعین (اولیاء اللہ) کے کیونکہ ان کی قبریں گرانے میں اُن کی اہانت ہے۔۔

فتح الباری، کتاب الصلاۃ، باب نبش قبر المشرکین، جلد 1، صفحہ 524، دار المعرفۃ - بیروت



MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

قبروں پر گنبد
اور عمارت بنانے کا جواز

تفسیرِ روح البیان جلد 3۔ پارہ 1۔ زیرِ آیت **انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ** میں ہے۔

قبناء قباب ولی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء امر جائز اذا کان القصد
بذلک التعظیم فی اعبن العامة حتی لا یحتقر و اصاحب ھذا القبر

علماء اور اولیاء و صالحین کی قبروں پر عمارت بنانا جائز کام ہے
جبکہ اِس سے مقصود ہو لوگوں کی نگاہوں میں عظمت پیدا کرنا
تا کہ لوگ اس قبر والے کو حقیر نہ جانیں۔

مرقات شرح مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب دفن المیت میں ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبور المشائخ و العلماء
المشھورین لیزورھم الناس ویستریح وابالجلوس

پہلے علماء نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت بنانا جائز فرمایا ہے
تا کہ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام پائیں۔

شامی جلد اول باب الدفن میں ہے۔

وقیل لا یکرہ البناء اذا کان المیت من المشائخ والعلماء والسادات

کہ اگر میّت مشائخ اور علماء اور سادات کرام میں سے ہو
تو اُن کی قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں ہے۔

آہ! جنّت البقیع

آئمہ بقیع کے روضہ پر انہدام سے پہلے خدّام، ضریح، فانوس، شمعدان اور قالین موجود تھے

معروف سیاح اور مؤرّخ ابن جبیر اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں:

''قبرستان بقیع کے دو دروازے ہیں کہ جن میں سے ایک ہمیشہ بند رہتا ہے اور دوسرا دروازہ صبح سے مغرب تک زائرین کیلئے کھلا رہتا ہے۔ حرم بقیع '' ہشت ضلعی '' ہے اور اِس کی دوسری خصوصیت اِس میں محراب کا ہونا ہے نیز اِس حرم کے بہت سے خادم تھے۔ دوسرے تمام حرموں کی مانند حرم آئمہ بقیع (ع) میں بھی ضریح، روپوش، بڑے فانوس، شمعدان اور قالین موجود تھے۔''

(رحلہ ابن جبیر؛ مطبوع دار الکتاب اللُّبنانیہ، صفحہ 173)



MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع

زوجۂ رسول اکرم حضرت عائشہ کی قبرستان جنّت البقیع میں حاضری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ رضي الله عنه أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ: مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا: أَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم نَهي عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ نَهي ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ایک دن حضرے عائشہ قبرستان سے واپس تشریف لا رہی تھیں
میں نے اُن سے عرض کیا: اُم المؤمنین! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟
فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے، میں نے عرض کیا:
کیا حضور نبی اکرم نے زیارتِ قبور سے منع نہیں فرمایا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا:
ہاں! پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں رخصت دے دی تھی۔
"اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔"



أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، 532/1، الرقم: 1392، والبيهقي في السنن الكبري، 131/4، الرقم: 7207، والعسقلاني في فتح الباري، 149/3، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، 137/4.

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



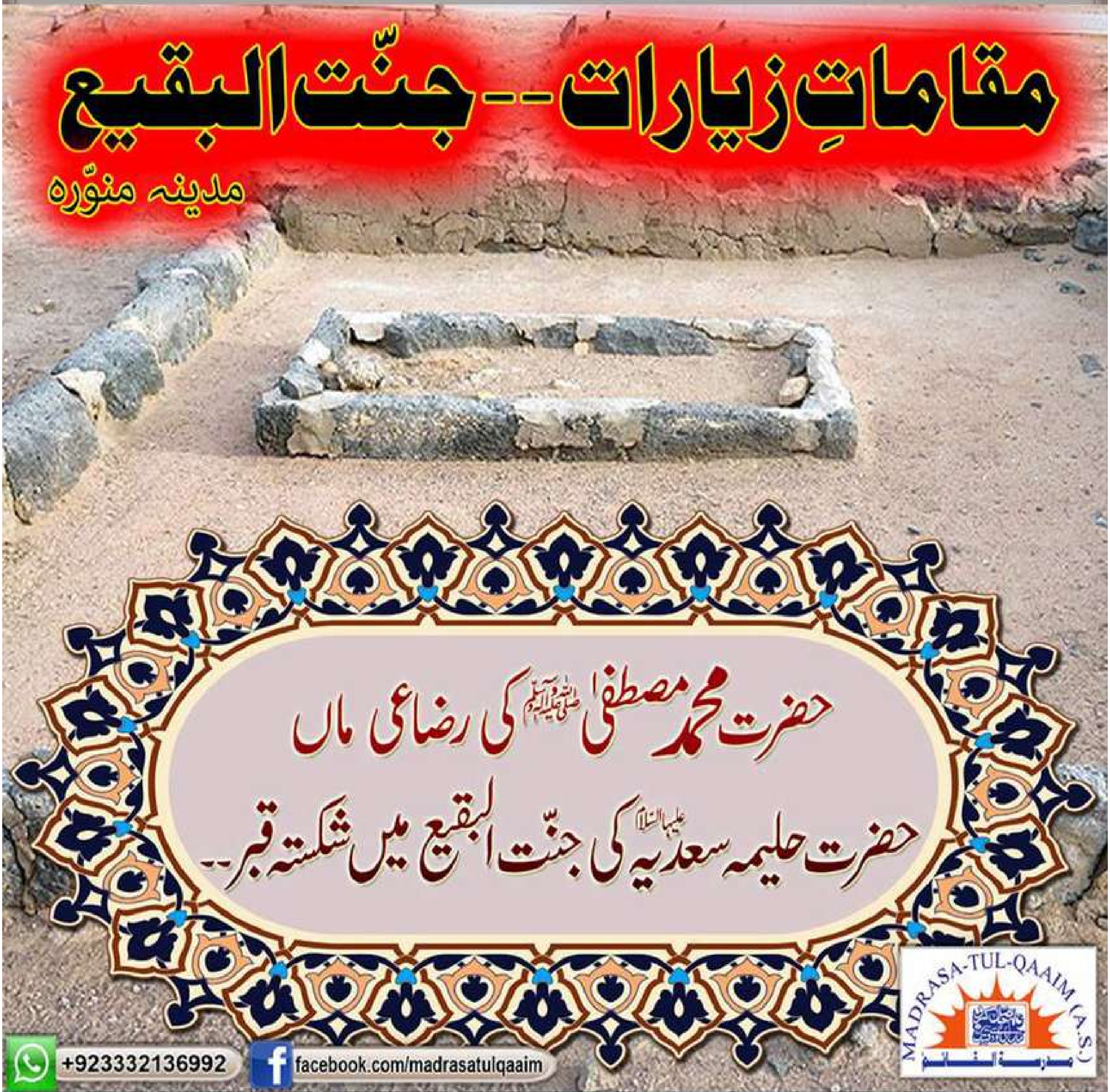
آہ! جنّت البقیع



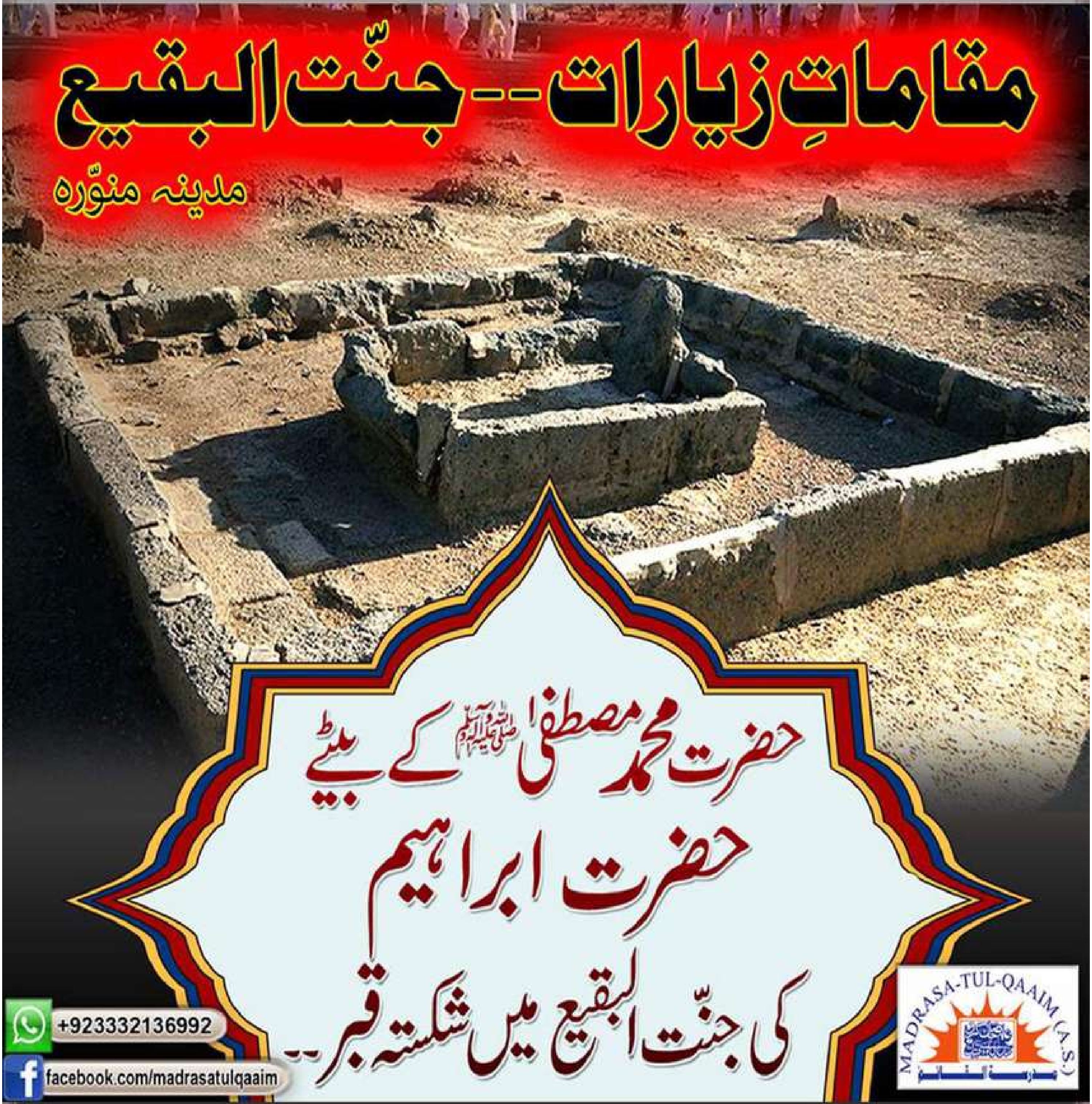
آہ! جنّت البقیع



آہ! جنّت البقیع



آہ! جنّت البقیع

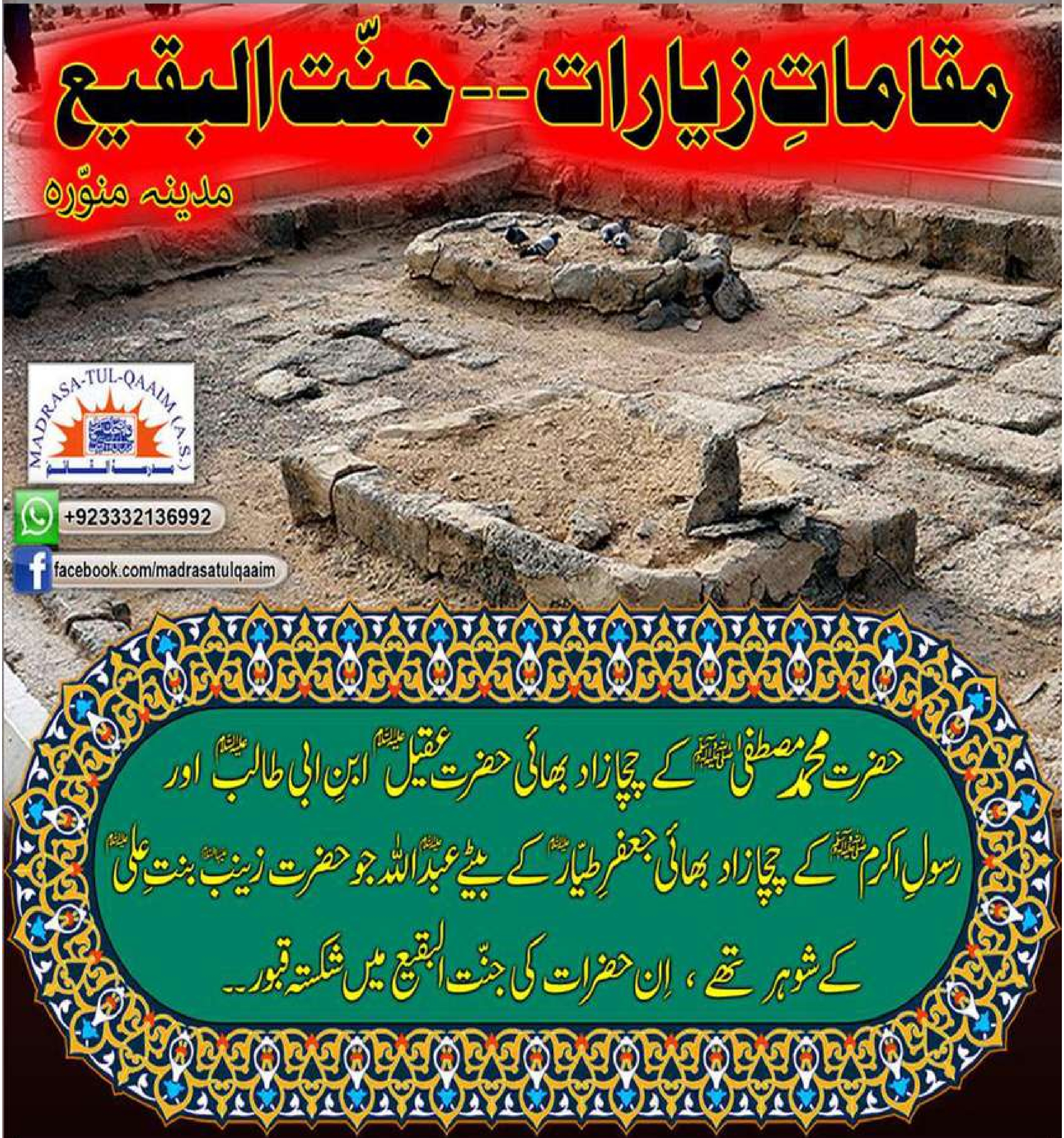


آہ! جنّت البقیع



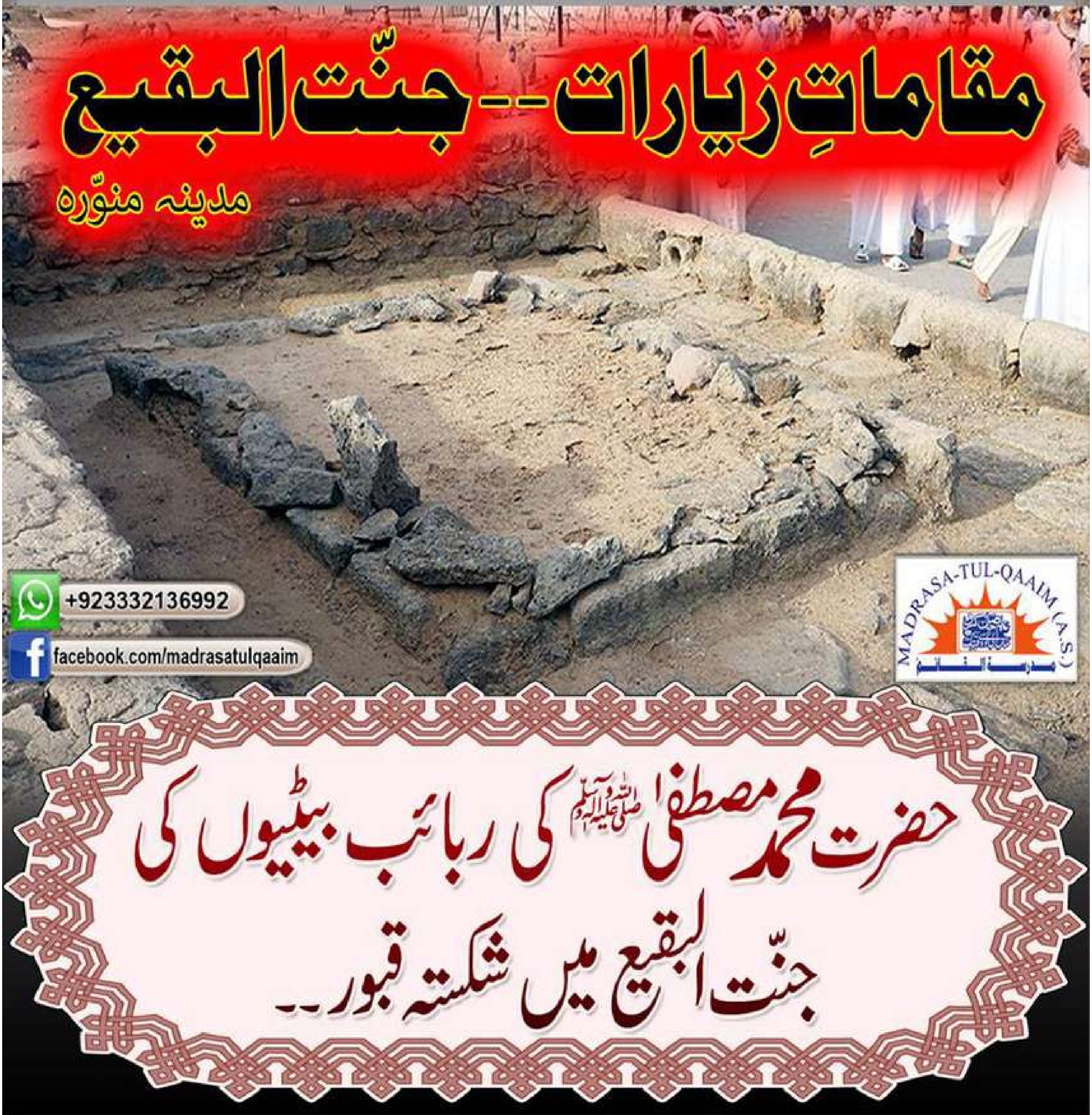
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھپھیاں صفیہ علیہا السلام، عاتکہ علیہا السلام اور حضرت عباس علیہ السلام کی والدہ اُمّ البنین علیہا السلام کی جنّت البقیع میں شکستہ قبور۔۔

آہ! جنّت البقیع

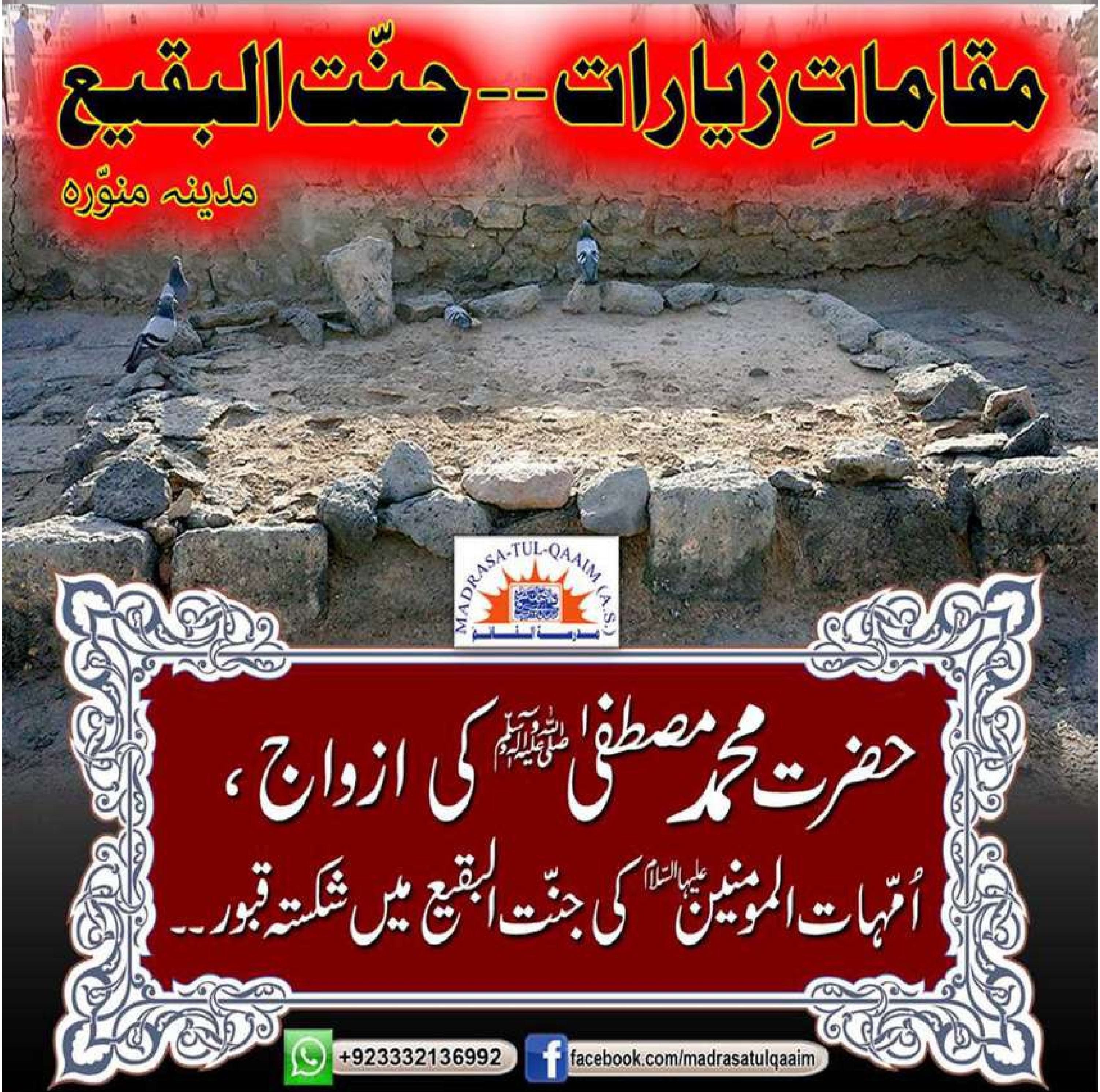


+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



آہ! جنّت البقیع

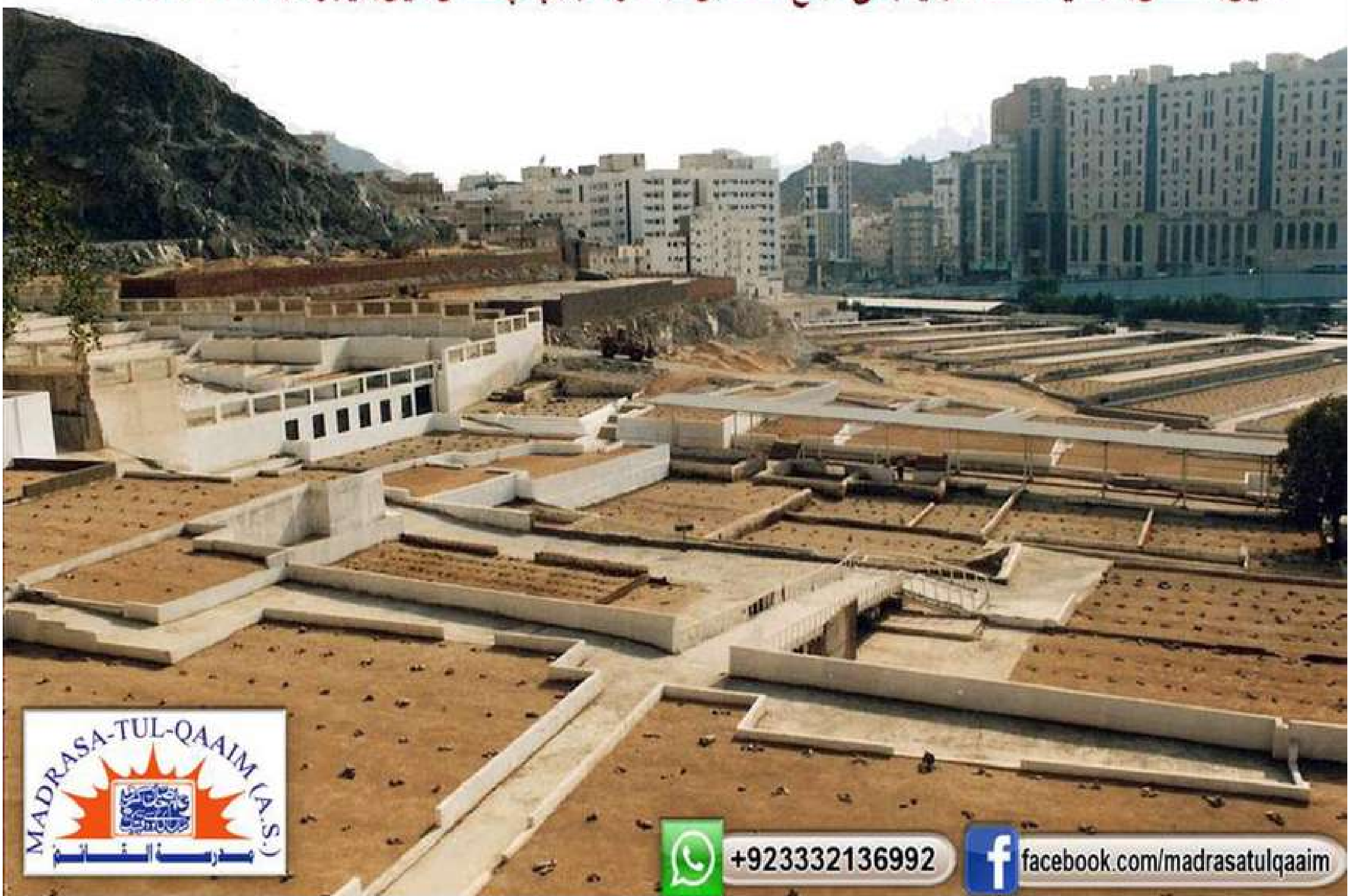


آہ! جنّت المعلیٰ

انہدامِ جنت البقیع مدینہ اور انہدامِ قبرستان جنّت المَعلاۃ مکہ مکرمہ

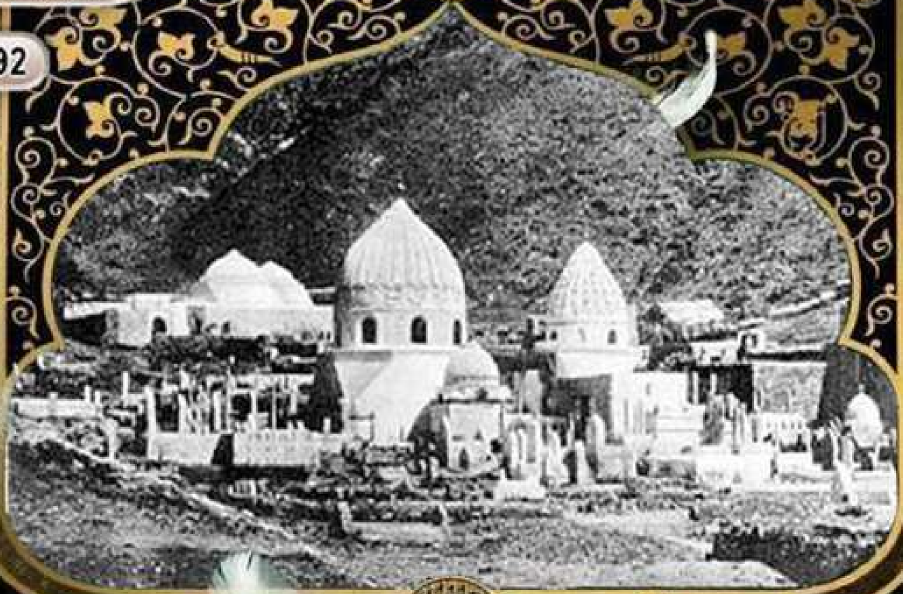
یہ قبرستان جو مَعلاۃ، مقبرۃالمَعلاۃ، جَنّۃالمَعلاۃ، مقبرہ قریش یا مقبرہ بنی ہاشم، قبرستان حَجون (یا حُجون) یا قبرستان ابوطالبؑ کے نام سے مشہور ہے، حَجون نامی ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے اور آجکل مکہ کے شمال مشرق میں مسجد الحرام اور کوہ حجون کے دوراہے پر واقع ہے۔
مکہ کے قبرستان جنت المعلاۃ میں واقع گنبد اور عمارتوں کو سنہ 1305 شمسی میں بقیع کے انہدام کے بعد منہدم کیا گیا جس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کیا۔

امین، محسن، تجدید کشف الارتیاب فی اتباع محمد بن عبدالوهاب، چاپ حسن امین، بیروت، 1382/1962.



آہ! جنّت المعلیٰ

facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992



منہدم قبرستان جنّت المَعلاۃ
میں مدفون عظیم شخصیات

اِس قبرستان میں اجداد پیغمبر حضرت قصیٰؑ بن کلاب، حضرت عبد منافؑ، حضرت ھاشمؑ اور حضرت عبدالمطّلب مدفون ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت ابوطالبؑ ، حضرت خدیجہؑ اور ایک روایت کے مطابق حضرت آمنہؑ ، بہت سے سادات کرام خاص طور پر بہت سے سادات حسنی بھی یہیں مدفون ہیں۔۔

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع



حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب حضرت ابوسعید خدری رضہ
اور سعد بن معاذ رضہ کی جنّت البقیع میں شکستہ قبور۔۔

آہ! جنّت المعلیٰ



اُمّ المومنین بی بی خدیجہؑ کی قبرِ مبارک، ملّہ مکرّمہ میں واقع قبرستان جنّت المعلّیٰ میں ہے۔۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

کربلا پر دشمنانِ اہلبیتؑ کا حملہ

دشمنانِ اہلبیتؑ نے سنہ 1216ھ میں کربلا پر حملہ کیا۔
اس حملے میں شہر کے باشندوں اور زائرینِ حسینی کا قتل عام کیا گیا،
حائرِ حسینی کو منہدم کیا گیا اور اموال کو لوٹ لیا گیا۔

محمد سماوی (وفات 1371ھ) اپنی کتاب "مجالی اللُطف بأرض الطّف" نے حائرِ حسینی کی تخریب و تعمیر کے مختلف مراحل کو منظوم کیا ہے۔



(آقابزرگ طہرانی۔الذریعہ۔ج 19۔صفحہ 373)

عیدِ غدیر کے دن
دشمنانِ اہلبیتؑ کا کربلا پر حملہ

اٹھارہ ذی الحجہ سنہ 1216 ہجری کو دشمنانِ اہلبیتؑ حجاز سے عراق میں وارد ہوئے اور کربلا پر حملہ کیا اور خیمہ گاہ محلّے سے کربلا میں داخل ہوئے اور قتل عام کیا اور لوگوں کے مال کو غارت کیا اور حرمِ امام حسینؑ سے قیمتی اشیاء کو غارت کیا۔

اُس دن کربلا کے اکثر لوگ ان کی دیرینہ سنّت کے تحت عیدِ غدیر منانے نجف میں حرمِ امام علیؑ گئے ہوئے تھے اور کربلا میں مزاحمت کے لیے کوئی نہیں تھا۔

تاریخی کتابوں میں اِس حادثے میں شہید ہونے والوں کی تعداد کو ہزار سے چار ہزار تک بتایا گئی ہے۔

اِس سانحے میں حرمِ امام حسینؑ کو بڑا نقصان پہنچا تھا۔

(آل طعمة، تراث کربلا، 1435ق، ص116-121)

حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا قبرِ حضرت حمزہؓ پر ہر جمعہ کو تشریف لانا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيه أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلي الله عليه و آله و سلم كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَه. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيهقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا الْحَدِيثُ رُوَاتُه عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ.

امام سجاد علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں آپ وہاں دعا کرتیں اور گریہ و زاری کرتی تھیں۔۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:
اِس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

أخرجه الحاكم في المستدرك، 533/1، الرقم: 1396،
والبيهقي في السنن الكبري، 78/4، الرقم: 7000،
والعسقلاني في تلخيص الحبير، 137/2.



+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim



رسول اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ علیہ السلام کی قبرِ مبارک اور ضریح مقدس

1902 عیسوی میں منہدم کئے جانے سے پہلے۔۔

زوجہ رسول اکرم ﷺ ،حضرت عائشہ کا حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکر کی قبر پر حاظر ہونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِي مُلَيكَة رضي الله عنهما قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما بِحُبْشِيٍّ، قَالَ: فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَة أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا، جب حضرت عائشہ آپ کی قبر پر تشریف لائیں اور کچھ اشعار پڑھے۔۔

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور للنساء، 371/3، الرقم: 1055، والحاكم في المستدرك، 541/3، الرقم: 6013، والهيثمي في مجمع الزوائد، 60/3.

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim



مسلمان علماء کا عورتوں کے قبرستان جانے کی ممانعت کی روایت کا تجزیہ

شارح بخاری حافظ ابنِ حجر عسقلانی (م 852ھ) نے شرح صحیح بخاری میں حدیثِ ترمذی کا ذکر کرکے لکھا ہے :

قال القرطبي: هذا اللّعن إنّما هو للمكثرات من الزيارة لما تقتضيه الصفة من المبالغة، ولعلّ السبب ما يفضي إليه ذلك من تضييع حق الزوج، والتبرج، وما ينشأ منهن من الصّياح ونحو ذلك. فقد يقال: إذا أمن جميع ذلك فلا مانع من الأذن، لأن تذكر الموت يحتاج إليه الرّجال والنّساء.

قرطبیؒ نے کہا (قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی روایت) کثرت سے زیارت کرنے والیوں کے لئے ہے جیسا کہ صفت مبالغہ کا تقاضا ہے (یعنی زَوّارات مبالغہ کا صیغہ ہے جس میں کثرت سے زیارت کرنے کا معنی پایا جاتا ہے) اور شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ (بار بار) قبروں پر جانے سے شوہر کے حق کا ضیاع، زینت کا اظہار اور بوقتِ زیارت چیخ و پکار اور اس طرح کے دیگر ناپسندیدہ اُمور کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ پس اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جب ان تمام ناپسندیدہ اُمور سے اجتناب ہو جائے تو پھر رخصت میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مرد اور عورتیں دونوں موت کی یاد کی محتاج ہیں۔

(أخرجه ابن حجر عسقلاني في فتح الباري، 149/3)

اسی بات کو شارح ترمذی علامہ عبد الرحمان مبارکپوری (م 1353ھ) نے تحفۃ الاحوذی (4 : 136) میں نقل کیا ہے۔

زوجہ رسول ﷺ، حضرت عائشہ کا زیارتِ قبور کے لئے حضور اکرم ﷺ سے استفسار

امام بخاری اور امام احمد ابن حنبل نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، في رواية طويلة قَالَتْ: قُلْتُ: كَيفَ أَقُوْلُ لَهُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ: قُوْلِي: السَّلَامُ عَلَى أَهلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عائشہ ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا:
یا رسولؐ اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مايقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، 669/2، الرقم: 974،
والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، 91/4، الرقم: 2037،
وأحمد بن حنبل في المسند، 221/6، الرقم: 25897، وعبد الرزاق في المصنف، 576/3، الرقم: 6722.



+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت المعلیٰ





حضرت فاطمۃ الزہرؑا کی نظر میں توسّل کی اہمیت

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا
ارشاد فرماتی ہیں کہ

جو کچھ بھی آسمان اور زمین میں ہے
وہ اللہ کے تقرّب کے لئے وسیلے کی تلاش میں ہے
اللہ اور اُس کی مخلوقات کے درمیان
ہم اہلِ بیتؑ نبیؐ وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

(بلاغات النساء، ص14۔ شرح نہج البلاغہ، ج2، ص267)

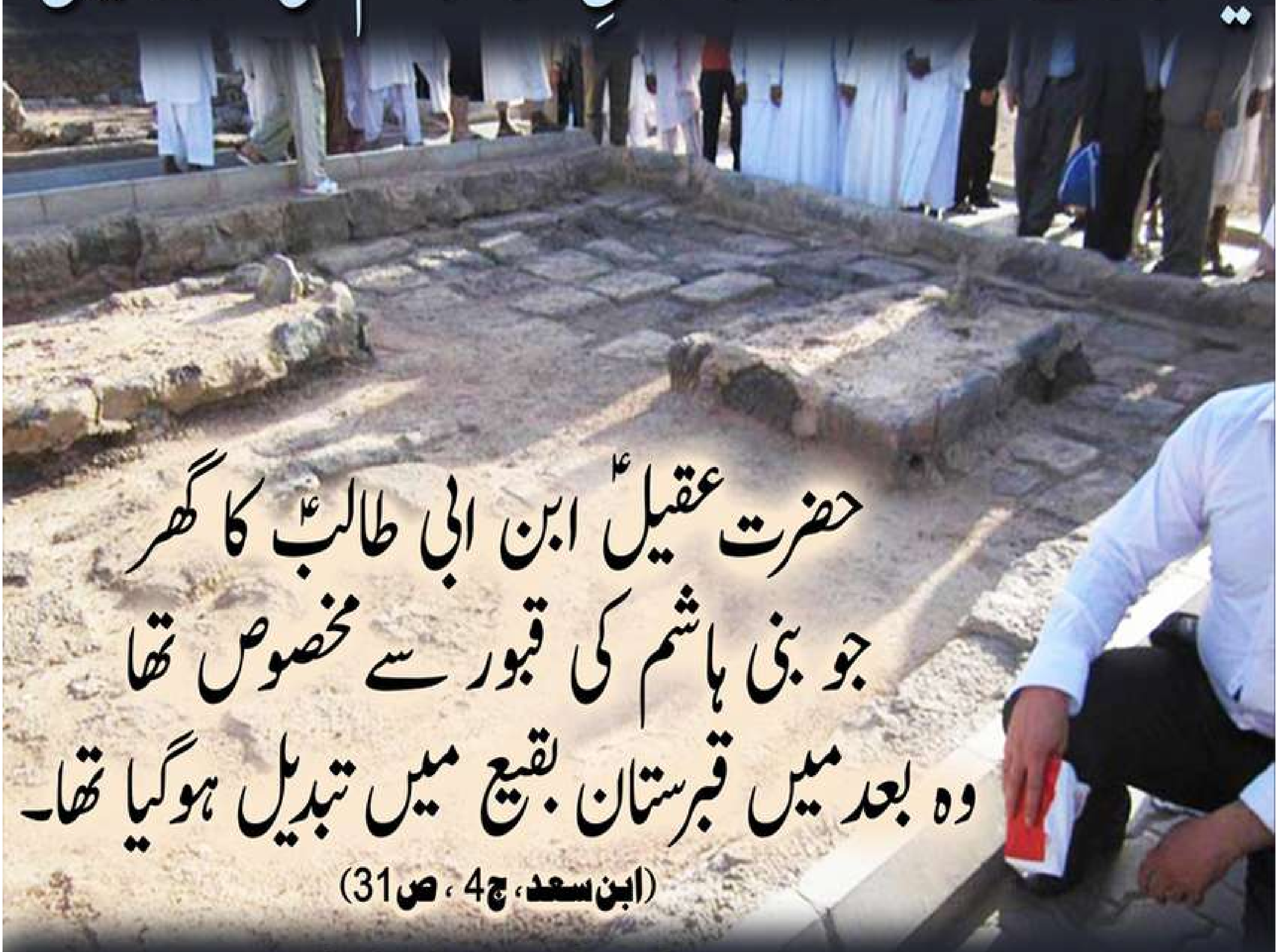
عہدِ رسالت میں
صحابیٔ رسولؐ ابو بصیرؓ کی قبر پر بنی عمارت

عہدِ نبویؐ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر
قبور پر پہلی عمارت یا مسجد "ابو جُندُل" کے ہاتھوں
ابو بصیرؓ صحابی کی قبر پر بنائی گئی
اور رسولؐ خدا نے اس سے آگاہی کے باوجود
اس کام سے منع نہیں کیا۔

(المغازی۔ بہ نقل ازغماری، ج1، ص17)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

حضرت عقیلؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر
یا عمارت کے اندر خاندانِ بنو ھاشم کی قبور تھیں



حضرت عقیلؑ ابن ابی طالبؑ کا گھر
جو بنی ہاشم کی قبور سے مخصوص تھا
وہ بعد میں قبرستان بقیع میں تبدیل ہوگیا تھا۔

(ابن سعد، ج4، ص31)

www.facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

قبر کے اطراف میں مسجد یا عمارت بنانا شرک نہیں ہے

قرآنِ کریم نے اصحابِ کہف کے اجساد کے بارے میں
لوگوں کے باہمی اختلافِ نظر کو بیان کیا ہے:
بعض نے کہا: مقبرہ بنایا جائے یا غار کے دروازے کے سامنے دیوار بنائی جائے:
فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيهِمْ بُنْيانًا (سورۂ کہف/18، 21)
تا کہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہے، کچھ دوسرے لوگوں نے تجویز دی
کہ انکی قبور پر مسجد اور معبد بنایا جائے: لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيهِمْ مَسْجِدًا

(طباطبائی، ج13، ص265؛ طبری، جامع البیان، ج15، ص149؛ طبرسی، مجمع البیان، ج6، ص710)

آخرکار انہوں نے ان قبروں پر مسجد بنانے کا ارادہ کیا تا کہ وہاں خدا کی عبادت کریں
اور اسکے ذریعے اصحابِ کہف کے آثار باقی رہیں اور اصحابِ کہف کی قبور سے تبرّک حاصل کرسکیں۔
ان آیات میں کسی جگہ شرک کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا
حالانکہ اگر مسجد یا عمارت بنانے میں کوئی شرک کا شائبہ ہوتا
تو حتمی طور پر ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا۔

عقیدۂ توسّل ۔۔ ہرگز توحید کے منافی نہیں ھے

کسی شخص یا چیز سے مدد لینا اس شخص یا چیز کی پرستش اور بندگی کے مترادف نہیں ہے؛ اس دنیا کا نظام اس حقیقت پر استوار ہے کہ اشیاء ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں [اور ایک دوسرے سے اثر لیتی ہیں]۔ اور البتہ تمام اشیاء کی تاثیر (اثر گذاری) خداوند سے وابستہ ہے اور کوئی بھی چیز اثر مرتب کرنے میں خدا سے مستقل نہیں ہے۔ جیسا کہ مادی وسائل و اسباب اور اوزاروں سے فائدہ لینا اور انسانوں سے مدد لینا شرک کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے کہ یہ اشیاء اور انسان فائدہ پہنچانے یا فائدہ دینے میں مستقل اور خودمختار ہیں؛ چنانچہ غیر مادی اشیاء سے استفادہ کرنا اور ان سے مدد لینا ۔ اگر ان کو خدا سے مستقل حیثیت دینے کے معنی میں نہ ہو تو ۔ شرک کا لازمہ نہیں ہے۔ توحیدی تفکر کا لازمہ یہ ہے کہ انسان اسباب اور وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے ان کے مبداء اور منشاء پر یقین رکھے اور اس کو یقین ہو کہ وہ سب اپنی تاثیر میں پروردگار سے وابستہ ہیں۔۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

تبرّک اور توسّل میں فرق

توسّل کے معنیٰ بزرگانِ دین کو
اللہ کی بارگاہ میں واسطہ
اور وسیلہ قرار دینے کے ہیں
جبکہ تبرّک کے معنیٰ مادّی
اور معنوی خیر و برکت طلب کرنے کے ہیں
جو اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں
یا اشیاء میں قرار دی ہے۔

(الموسوعة الفقهيّة ج10، ص69)

سیرتِ رسول ﷺ اللہ سے تبرکّات کا جواز

حضرت رسول (ص) شب معراج ، انبیاء سے منسوب مقامات پر نماز بجا لائے۔

[الشامی، محمد بن یوسف صالحی، سبل الهدی و الرشاد فی سیره خیر العباد، ج3، ص80 و 81. بیروت، دار الکتب العلمیه، 1414هجری]

اور آپ (ص) کے نماز پڑھنے کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی سوائے اس کے
یہ مقامات انبیاء کے واسطے سے متبرکؐ ہوئے تھے۔۔

حضرت علی (ع) کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہؑ بنت اسد کی تدفین کے وقت
حضرت رسول (ص) نے انہیں اپنے لباس سے کفن دیا۔۔

حاکم نیشابوری، محمد بن عبدالله، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق مصطفي عبدالقادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیه، 1422هجری ج10، ص375.

اور ان کی تدفین سے قبل کچھ لمحوں تک ان کی قبر میں لیٹ گئے تا کہ
آپ (ع) کی برکت سے قبر کی سختیاں ان پر آسان ہو جائیں۔۔

سیوطی، جامع الاحادیث ج42، ص32



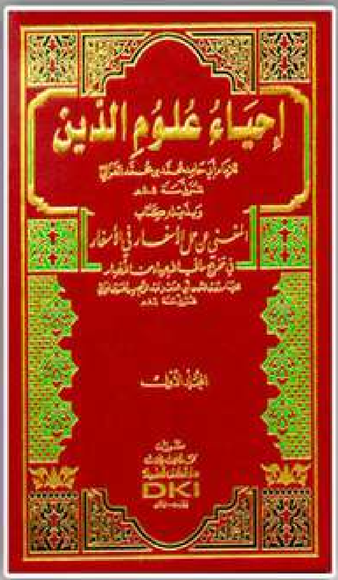
مقدّس ہستیوں کے توسّل سے حاجت روائی

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

إن الله خلقًا خلقهم لحوائج الناس، تفزع الناس إليهم في حوائجهم أولئک الآمنون من عذاب الله

بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں مخلوق کی حاجت روائی کیلئے خاص فرمایا ہے
لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں اُن کے پاس لے کر آتے ہیں
یہی وہ بندے ہیں جو عذابِ اِلٰہی سے مامون ہیں۔

(هيثمي، مجمع الزوائد ومنبع الفوئد، 8 : 192)



مقدّس ہستیوں کی قبور سے برکت کے حصول پر امام غزالی کا عقیدہ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد غزالی (م 505ھ)
احیاء علوم الدین میں آداب السفر کے ضمن میں فرماتے ہیں :

ويدخل في جملته زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام، وزيارة قبور الصحابة والتابعين وسائر العلماء والأولياء، وكل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته.

سفر کی دوسری قسم میں انبیاء کرام علیہم السلام
صحابہ، تابعین اور دیگر علماء و اولیاء کے مزارات کی زیارت بھی داخل ہے۔
ہر وہ شخص کہ جس کی زندگی میں زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے
وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔

(غزالي، إحياء علوم الدين 2 :247)

خلیفۂ ثانی حضرت عمر کا
رسول ﷺ اللہ کے مرحوم چچا سے توسّل

امام بخاری نے کتاب صحیح بخاری میں
اورابن اثیر نے کتاب **اسد الغابہ فی معرفہ الصحابہ** میں تحریر کیا ہے کہ
ایک سال قحط پڑا تو عمر بن خطاب نے عباس بن عبد المطلب کے واسطے سے
بارانِ رحمت طلب کی اور کہا اے پروردگار! ہم پہلے تیرے پیغمبرؐ کے ذریعے سے
تجھ سے توسّل کرتے تھے تو ہم کو سیراب کر دیتا تھا
لیکن اس وقت ہم تیرے پیغمبرؐ کے چچا کے ذریعے سے توسّل کرتے ہیں
کہ ہم کو سیراب فرما تو پروردگار نے اُنکو سیراب کر دیا۔
(**صحیح بخاری۔ جلد2۔ صفحہ34۔ باب الاستسقاء**)
اِس تاریخی واقعہ کو نقل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
پیغمبر اسلام سے خدا کے نزدیک واسطہ اور توسّل کا واقعہ کئی بار تکرار ہوا ہے
اور لفظ کنانتوسل استمرار و تسلسل پر دلالت کرتا ہے
اور اسی ضمن میں پیغمبر اسلام کے چچا جناب عباس سے بھی توسّل کرنا جائز ہے
اور اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ خود اِس بات کے قائل تھے
جس وقت انہوں نے اس کے وسیلہ سے دعا کی اور باران رحمت برسی تو وہ کہنے لگے
ھذا و اللہ الوسیلہ الی اللہ
خدا کی قسم وہ ضرور خدا کی بارگاہ میں ایک وسیلہ ہیں۔

رسولؐ اللہ سے تبرّک و شفا کا صحابئِ رسولؐ میں منتقل ہونا

امام احمد ابن حنبل نے مسند میں روایت لکھی ہے کہ

حنظلہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد ایک روز
مجھے پیغمبرِؐ اسلام کی خدمت میں لے گئے اور آپؐ سے فرمایا:
یا رسولؐ اللہ میرے بیٹے جوان ہو گئے ہیں اور میرا یہ بیٹا سب سے چھوٹا ہے
آپؐ اِس کے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائیں!
راوی کہتا ہے کہ اِس کے بعد پیغمبرِؐ اسلام نے حنظلہؓ سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:
پروردگارا! اِس فرزند کے لئے اپنی رحمتیں نازل فرما۔
راوی کہتا ہے: اس کے بعد میں نے حنظلہؓ کو دیکھا
کہ جب کسی شخص یا کسی جانور کے ورم ہو جاتا تو اُس کو حنظلہ کے پاس لیکر آتے
اور وہ اللہ کا نام لے کر اپنے سر پر اس جگہ ہاتھ رکھتے
جہاں رسولؐ خدا نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا تھا
پھر اُس ہاتھ کو ورم کی جگہ رکھتے تھے تو وہ وَرم بالکل ختم ہو جاتا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل۔جلد5۔صفحہ68)

قبرِ رسولؐ کی طرف رُخ کر کے
رسولؐ اللہ سے توسّل پر امام مالک کی تاکید

امام مالک پیغمبرِؐ اسلام کی قبرِ مبارک کے کنارے کھڑے تھے
کہ ابو جعفر (منصور دوانقی) خلیفہ عباسی نے اُن سے سوال کیا:
اے مالک! پیغمبرِؐ اکرم کی قبر کے پاس جب دُعا کریں
تو قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہوں یا اُنکی قبر کے سامنے؟
تو مالک نے جواب دیا کہ:
تم اپنی صورت کو پیغمبرِؐ اکرم کی قبرِ مبارک سے کیوں موڑتے ہو؟
جبکہ پیغمبرِؐ اسلام تمہارے اور تمہارے باپ آدم کے لئے
روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں
تم پیغمبرِؐ اسلام کی قبرِ مبارک کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاؤ
اور اُن سے اپنے لئے شفاعت طلب کرو
تا کہ وہ خدا کے حضور میں تمہارے لئے شفاعت کریں
کیونکہ خداوند عالم نے خود فرمایا ہے کہ:
وہ لوگ جنہوں نے خود ظلم کیا ہے اگر وہ تمہارے پاس آئیں
اور وہ تم سے یہ چاہیں کہ خدا اُن کو معاف کر دے
اور خدا کا رسولؐ بھی اُن کے لئے استغفار کرے
تو یقینا وہ خدا کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔

سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد صلى الله عليه وسلم (ط. المجلس الأعلى)
المؤلف: محمد بن يوسف الصالحي الشامي جلد 11 صفحه 439 _ وفاء الوفاء جلد 4 صفحه 1376

پیغمبرِ اکرم ؐ کے جسم کے ٹوٹے ہوئے بالوں سے شفا طلبی اور تبرّک

صحابیٔ رسول ؐ حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ:
میں نے رسول ؐ اسلام کو اس حالت میں دیکھا کہ نائی آپ کے سر کے بال کاٹ رہا ہے
اور آپ کے اصحاب آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں
اور اُن میں سے ہر ایک یہ کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح سے رسول ؐ اسلام کا
ایک بال ہم کو مل جائے اور کوئی بھی بال نیچے نہ گرے۔

(کتاب مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 137)

پیغمبرِ ؐ اسلام کے کچھ بال آپ کی زوجہ محترمہ ام المومنین ام سلمہ ؓ کے پاس موجود تھے
جب کوئی شخص آنکھوں کے مرض میں مبتلاء ہوتا
تو ایک پیالا پانی سے بھرا ہوا اُنکے پاس لے جاتے
اور وہ پیغمبرِ ؐ اسلام کے بالوں کو اُس پانی میں ڈال دیتیں
اور مریض کو اُن بالوں کے ذریعے سے شفاء مل جاتی تھی۔

(کتاب صحیح بخاری جلد 4 ص 27)

صحابہؓ کرام کا قبرِ رسولؐ پر آکر رسولؐ اللہ سے توسّل

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

علّامہ بیہقی نقل کرتے ہیں کہ

ایک مرتبہ خلیفۂ دوم کی خلافت کے زمانہ میں قحط پڑا صحابئ رسولؐ حضرت بلال حبشیؓ چند اصحابِؓ کرام کے ساتھ پیغمبرؐ اکرم کی قبرِ مبارک پر آئے اور اِس طرح عرض کی:

یَا رَسُولَ اللهِ استسق لأُمّتک ۔۔۔ فَإِنَّهم قد هَلکُوا

یا رسول اللہ! اپنی اُمت کے لئے
باران رحمت طلب فرمائیے
کیونکہ آپ کی اُمت ہلاک ہوا چاہتی ہے۔

التوصل إلى حقيقة التوسل المشروع والممنوع
المؤلف: محمد نسيب الرفاعي، صفحه 353

صحابہؓ کرام کا رسولﷺ اللہ کے وضو کے پانی سے تبرّک کا حصول

صلحِ حدیبیہ کے موقع پر قریش کے نمائندے نے کہا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اصحابؓ اس قدر آپ کو توجہ دیتے ہیں
کہ آپؐ کے وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے
اور جب بھی وضو کرتے ہیں اصحابؓ آپؐ کے وضو کے قطرے لے لیتے ہیں
اور اپنے چہرے پر ملتے ہیں۔

(صحیح بخاری، ج105، ص389 وج14، ص233)

اس کے باوجود کہ یہ عمل رسولﷺ اللہ کی آنکھوں کے سامنے انجام پاتا تھا
لیکن آپ نے اصحاب کو اس عمل سے منع نہیں کیا
اور یہ فقہی اصطلاح میں "تقریر معصومؑ" کا مصداق ہے
اور تقریر معصومؑ سے مستند کر کے
اس عمل کو سنّت کے زمرے میں شمار کیا جاسکتا ہے۔
جس طرح کہ رسولﷺ اللہ کے وضو کے پانی یا آپؐ کے وضو سے باقیماندہ پانی سے
تبرّک کو نہ صرف آپنے منع نہیں کیا بلکہ بعض مواقع پر آپؐ نے
اصحابؓ کو ترغیب بھی دلائی ہے کہ اس پانی سے تبرّک حاصل کریں۔

منبرِ رسولؐ کو بوسہ دینا اور اُس سے تبرّک حاصل کرنے پر امام احمد ابنِ حنبل کا نظریہ

علامہ نورالدین أبو الحسن السمہودی لکھتے ہیں
کہ کتاب "العلل والسؤالات" میں عبد اللہ ابن احمد بن حنبل نے
اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ نے کہا:
میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ ایک شخص نے
پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے منبر کو مَس کیا
اور اُس سے تبرّک و توسّل کیا اور اسکو بوسہ دیا
اور یہی کام پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) کی قبرِ مبارک پر
ثواب کی اُمید سے اَنجام دیا تو کیا یہ صحیح ہے؟
تو امام احمد ابن حنبل نے جواب میں کہا کہ: **اِس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔**

(كتاب وفاء الوفاء جلد 4 ص1404 . نور الدين أبو الحسن السمهودي)

سیرتِ رسولﷺ اللہ سے تبرکّات کا جواز

حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی شادی کی شب رسولؐ اللہ نے وضو کرکے وضو کا باقیماندہ پانی دونوں کے سر، چہرے اور بدن پر چھڑکا اور خداوند متعال سے ان کے لئے اور ان کی نسل کیلئے برکت کی دعا کی۔۔ (قندوزی، ص175-174و197-196)

امام علیؑ فرماتے ہیں: "جنگ خیبر" میں میری آنکھوں دکھ رہی تھیں تو رسول اکرمؐ نے میری آنکھوں کو چھوا اور اس کے بعد میری آنکھوں میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔۔

(قندوزی، ینابیع المودہ، ص286)

حضرت رسول(ص) نے اپنے وضو کا پانی ایک بیمار کے اوپر چھڑکا تو وہ شفایاب ہوا۔۔ (صحیح بخاری، ج1، ص201)

حضرت رسول(ص) نے اعمال حج انجام دینے کے بعد اپنے سر کے بال منڈوا کر مسلمانوں کے درمیان تقسیم کئے۔۔

(بیھقی، ج7، ص68؛ ابن کثیر، ج5، ص189)

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

قبرِ رسولِ اکرمؐ سے متبرّک ہونے کے لئے خلیفۂ اوّل و دوم کی وصیّت

تفسیرِ سمرقندی میں ہے
کہ خلیفۂ اوّل اور خلیفۂ ثانی کی یہ وصیّت
کہ اُنہیں قبرِ نبیؐ کے پہلو میں دفنایا جائے اُس کا مقصد
صرف اور صرف آپؐ کی قبرِ شریف سے متبرّک ہونا تھا
اور یہ امر فی نفسہ قبرِ نبیؐ سے
تبرّک حاصل کرنے کے جواز کی دلیل ہے۔

تفسیر سمرقندی (بحر العلوم) المؤلف: نصر بن محمد بن أحمد بن ابراهيم السمرقندي
صفحہ 21، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1993 عیسوی



اولیاء اللہ کی قبور کو چومنے کے جواز پر مسلمان علماء کا نظریہ

علامہ سلیمان بن عمر بن محمد البجیرمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 1221ھ) قبورِ صالحین سے تبرک پر لکھتے ہیں :

إن قصد بتقبيل أضرحتهم أي و أعتابهم التبرك لم يكره.

" اگر اولیاء کی قبور یا اُن کے دروازوں کی چوکھٹ کو بطور تبرک چوما جائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ "

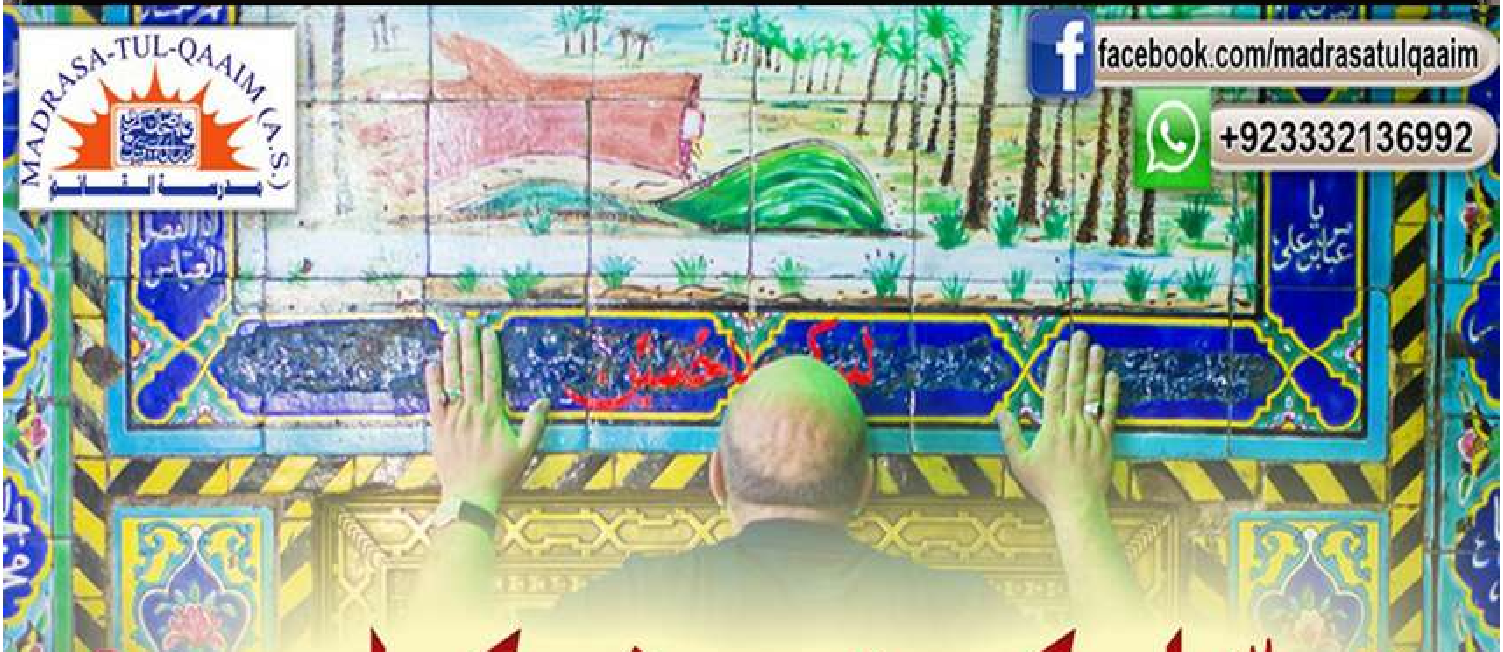
(بجيرمي، حاشية البجيرمي علي شرح منهج الطلاب، 1:495-496)

علامہ عبدالحمید شروانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م 1301ھ) نے قبورِ اولیاء سے تبرک پر تحریر کیا ہے :

إن قصد بتقبيل أضرحتهم التبرك لم يكره.

" اولیاء کی قبور کو حصولِ برکت کے لئے چومنا مکروہ نہیں۔ "

(شرواني، حواشي الشرواني علي تحفة المنهاج بشرح المنهاج، 3:175)



توسّل کی تعریف کیا ہے۔؟

توسّل کے معنی کسی چیز یا شخص کی قربت حاصل کرنے کیلئے کوئی کام انجام دینے کے ہیں۔۔ (ابن منظور، لسان العرب، ج 11، ص724، مادہ "وسل")

اور اصطلاح میں "توسّل" سے مراد ۔ حاجت برآری اور دعاء کی اجابت کیلئے بارگاہ رب متعال میں ۔ امور خیر اور صالح افراد، کو واسطہ قرار دینا ہے۔

فعل توسّل میں انسان ۔ دعا اور استغاثے کے وقت ۔ ایسی چیز کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے جو اس کی توبہ اور دعاء کی قبولیت اور حاجات کی برآوردگی کا واسطہ بنے۔

جس شخص یا چیز سے توسّل کیا جاتا ہے ہر وہ شخص یا شیئے ہے جو اللہ کے نزدیک قابل احترام ہے۔۔

زندہ و مردہ دونوں کو وسیلہ بنانا جائز ہے

طبرانی نے جامع کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے دلالہ النّبوہ میں
اور ابن حیّان نے رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ
جس وقت بنت اسد امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی والدۂ گرامی
اِس دنیا سے رحلت فرماگئیں اور اُن کے لئے قبر تیار کی گئی
تو پیغمبرِؐ اسلام نے اِس طرح سے دعا کی:

اللہ الذی یحیی و یمیت و ھو حی لا یموت. غفر لامی فاطمہ
بنت اسد و وسع علیھا مدخلھا بحق نبیک و الانبیاء الذین من قبلی

وہ خداوندِعالم جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرسکتا
فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اپنے پیغمبرؐ کے حق کے واسطے سے
اور اُن انبیاءؑ کے ذریعے سے جو مجھ سے پہلے تھے۔

(کشف الارتیاب۔صفحہ 265........کتاب وفاء الوفاء جلد 4 صفحہ 1373)

سید احمد زینی دحلان اپنی کتاب "الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیہ" میں لکھتے ہیں:

ابن ابی شیبہ نے اِس حدیث کو جابر سے نقل کیا ہے
اور ابن عبد البر نے ابن عباس ابونعیم سے نقل کیا ہے

آئین وھابیت صفحہ 159.... وفاء الوفاء جلد 4 صفحہ 1373

یہ دعا اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ زندہ اور مرنے والے
دونوں سے توسّل کرنا صحیح ہے کیونکہ پیغمبراسلام (صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) خود زندہ تھے
تو اپنے ذریعے سے اور اُن سے پہلے جو انبیاءؑ مرچکے تھے
انکے واسطے سے توسّل کر رہے تھے
اسکا مطلب یہ ہے کہ زندہ اور مرنے کے بعد توسّل کرنا حق ہے۔
اور انہوں نے کتاب خلاصہ الکلام میں کہا ہے کہ اِس حدیث کو طبرانی نے
جامع کبیر میں و نیز ابن حیان و حاکم وغیرہ نے نقل کیا ہے۔
اور اسکو صحیح حدیث تسلیم کیا ہے۔

نعرۂ رسالت سے شفایابی کا حصول

مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام بخاری فرماتے ہیں کہ

حضرت عبد الرحمٰن بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سُن ہوگیا، تو مَیں نے ان سے عرض کیا:

اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟

توانھوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو مَیں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں،

تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نعرہ بلند کیا

(راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے

(اور وہ شفایاب ھوگئے)۔۔

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

(بحوالہ کتاب: الأدب المفرد، المؤلف: محمد بن إسماعیل البخاري أبو عبد اللہ)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

مقدّس و متبرّک هستیوں کے وجود کی برکت سے بلاؤں کا دور ہونا

ملا علی قاری شارح صحیح بخاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرماتے ہیں کہ :

أي ببركتهم أو بسبب وجودهم فيما بهم يدفع البلاء عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

ابدالوں کی برکت اور ان میں ان کے وجود مسعود کے سبب بارشیں ہوتی ہیں، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی برکت سے اُمتِ محمدیہؐ سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

(ملا علي قاري، مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح، 460:1)

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

منبرِ رسولؐ کو بوسہ دینا اور اُس سے تبرّک حاصل کرنے پر امام احمد ابنِ حنبل کا نظریہ

علامہ نورالدین اَبو الحسن السمہودی لکھتے ہیں

کہ کتاب "العلل والسؤالات" میں عبد اللہ ابن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ نے کہا:

میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ ایک شخص نے پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے منبر کو مَس کیا اور اُس سے تبرّک و توسّل کیا اور اسکو بوسہ دیا اور یہی کام پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی قبرِ مبارک پر ثواب کی اُمید سے اَنجام دیا تو کیا یہ صحیح ہے؟

تو امام احمد ابن حنبل نے جواب میں کہا کہ: **اِس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔**

(کتاب وفاء الوفاء جلد 4 ص1404 ۔ نور الدین أبو الحسن السمهودي)



حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا تُربتِ قبرِ رسولؐ سے تبرّک

حضرت فاطمہ بنت رسولؐ اللہ نے
والد کے وصال کے بعد
آپؐ کی قبر پر حاضری دی
اور آپؐ کی قبر کی مٹی تبرّک کے عنوان سے
اپنے چہرے اور سَر پر مَل لی۔

سمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی، دار الکتب الاسلامیہ، بیروت. ج4، ص217
ابن صباغ، الفصول المهمّة في معرفة أحوال الأئمة عليهم السلام ص132

قحط سالی میں حضرت ابوطالب علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسّل

اہل سنت کے عالم شہرستانی (صاحب ملل ونحل) اور دوسرے علماء کی نقل کے مطابق ایک سال آسمان مکہ نے اپنی برکت اہل مکہ سے روک لی اور سخت قسم کے قحط سالی نے لوگوں کا رخ کیا تو ابوطالبؑ نے حکم دیا کہ ان کے بھتیجے محمدؐ کو جو ابھی شیر خوار ہی تھے لایا جائے، جب بچے کو اس حال میں کہ وہ ابھی کپڑے میں لپٹا ہوے تھے انھیں دیا گیا تو وہ اسے لینے کے بعد خانۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور تضرع وزاری کے ساتھ اس طفل شیر خوار کو تین مرتبہ اوپر کی طرف بلند کیا اور ہر مرتبہ کہتے تھے : پروردگارا! اس بچہ کے حق کا واسطہ ہم پر برکت والی بارش نازل فرما۔۔ کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ افق کے کنارے سے بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور مکہ کے آسمان پر چھا گیا اور بارش سے ایسا سیلاب آیا کہ یہ خوف پیدا ہونے لگا کہ کہیں مسجدالحرام ہی ویران نہ ہوجائے۔۔اس کے بعد شہرستانی لکھتا ہے کہ یہی واقعہ جو ابوطالبؑ کے اپنے بھتیجے کے بچپن سے اس کی نبوت ورسالت سے آگاہ ہونے پر دلالت کرتا ہے ان کے پیغمبر پر ایمان رکھنے کا ثبوت بھی ہے اور ابوطالبؑ نے اشعار ذیل اسی واقعہ کی مناسبت سے کہے تھے ۔ وابیض یستقی الغمام بوجهہ ثمال الیتامی عصمة للارامل۔

"وہ ایسا روشن چہرے والا ہے کہ بادل اس کی خاطر سے بارش برستے ہیں وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کے محافظ ہیں"۔۔ قحط سالی کے وقت قریش کا ابوطالبؑ کی طرف متوجہ ہونا اور ابوطالبؑ کا خدا کو آنحضرتؐ کے حق کا واسطہ دینا شہرستانی کے علاوہ اور دوسرے بہت سے عظیم مورخین نے بھی نقل کیا ہے، علامہ امینی نے اسے اپنی کتاب "الغدیر" میں "شرح بخاری" "المواہب اللدنیہ" "الخصائص الکبریٰ" "شرح بہجۃ المحافل" "سیرہ حلبی" "سیرہ نبوی" اور "طلبۃ الطالب" سے نقل کیا ہے

الغدیر جلد ہفتم، صفحہ 346۔

رسولؐ اللہ سے تبرّک و شفا کا صحابئ رسولؐ میں منتقل ہونا

امام احمد ابن حنبل نے مسند میں روایت لکھی ہے کہ

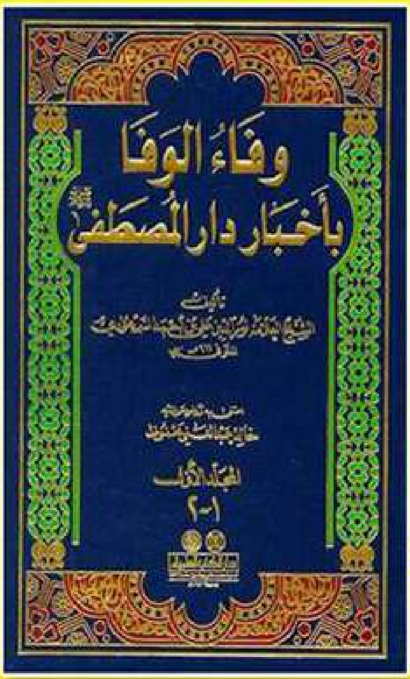
حنظلہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد ایک روز
مجھے پیغمبرِؐ اسلام کی خدمت میں لے گئے اور آپؐ سے فرمایا:
یا رسولؐ اللہ میرے بیٹے جوان ہو گئے ہیں اور میرا یہ بیٹا سب سے چھوٹا ہے
آپؐ اِس کے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائیں!
راوی کہتا ہے کہ اِس کے بعد پیغمبرِؐ اسلام نے حنظلہؓ سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:
پروردگارا! اِس فرزند کے لئے اپنی رحمتیں نازل فرما۔
راوی کہتا ہے: اس کے بعد میں نے حنظلہؓ کو دیکھا
کہ جب کسی شخص یا کسی جانور کے ورم ہو جاتا تو اُس کو حنظلہ کے پاس لیکر آتے
اور وہ اللہ کا نام لے کر اپنے سر پر اس جگہ ہاتھ رکھتے
جہاں رسولؐ خدا نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا تھا
پھر اُس ہاتھ کو ورم کی جگہ رکھتے تھے تو وہ وَرم بالکل ختم ہو جاتا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل۔جلد5۔صفحہ68)


MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
عورتوں کا قبرستان جانا
فقہ جعفریہ میں
عورتوں کا قبرستان جانا
حرام نہیں ہے۔
عورتیں قبرستان
جا سکتی ہیں۔۔
سیدہ ذکیہ بیگم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

قبرِ رسول اللہ سے توسّل سیرتِ مسلمین ہے

کتاب وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى کے المؤلف علي بن عبد الله بن أحمد الحسني الشافعي، نور الدين أبو الحسن السمهودي کا مصنف باب ہشتم کے خاتمے میں



بہت سے ایسے واقعات جو تقریبا سولہ کے قریب ہیں
نقل کئے ہیں ان واقعات میں ہے
کہ پیغمبر اسلام (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی قبر کے قریب آکر
لوگوں نے درخواستیں اور اپنی حاجتیں طلب کی ہیں
اور یہ تمام کے تمام واقعات اس بات کی حکایت کرتے ہیں
کہ پیغمبر اسلام (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) سے دعا حاجت
اور استغفار و استغاثہ وغیرہ کرنے میں مسلمانوں کی سیرت ہمیشہ قائم رہی ہے۔

تبرّک کے موضوع پر لکھی جانے والی چند اہم کتابیں

اقناع المومنین بتبرّک الصّالحین
مؤلف: عثمان بن شیخ شافعی

التبرّک انو اعہ و احکامہ
مؤلف: ناصر بن عبد الرحمن جدیع

تبرّک الصّحابۃ بآثار رسول اللہ
مؤلف: محمد طاہر کردی مکی

تبرّک و قبور
مؤلف: سید حسن طاہری خرم آبادی

تبرّک الصّحابۃ
مؤلف: علی احمدی میانجی

التوسّل بالنّبی و التبرّک باثارہ
مؤلف: مرتضی عسکری

التبرّک المشروع و التبرّک الممنوع
مؤلف: علی بن نفیع علیانی

وھابیت و تبرّک
مؤلف: علی اصغر رضوانی

البرکۃ
مؤلف: محمد بن عبد الرحمان وصابی



مقدّس چیزوں سے تبرّک حاصل کرنا جائز و بہتر عمل ہے

شیعہ فقہاء کی رائے کے مطابق شرعِ مقدّس کی رو سے
تقدّس، عظمت اور طہارت کی حامل اشیاء سے برکت طلب کرنا جائز بلکہ راجح اور مستحب ہے۔
اُن کی رائے کے مطابق ائمہ معصومینؑ کے اسماءِ گرامی سے تبرّک طلب کرنا
یا اُنہیں کفن اور جریدتین [دو تر و تازہ لکڑیوں] پر لکھنا،
یا اپنے بچوں کے نام معصومینؑ کے نام پر رکھنا، مشاہدِ مشرّفہ اور قبورِ معصومینؑ سے تبرّک کرنا
اور ان کی تربت تبرّک کی نیّت سے میّت کے ساتھ قبر میں رکھنا
قرآن کو کفن پر لکھنا اور یوں اِس سے تبرّک طلبی کرنا
اور اُس کے کلمات اور حروف کو مَس کرنا مستحب یا بہتر ہے۔

کیا مقدّس ہستیوں کی قبور پر ہاتھ پھیرنا اور چہرہ لگانا جائز ہے؟

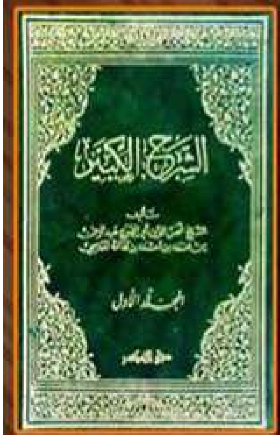
نور الدین أبو الحسن السمہودی لکھتے ہیں کہ:
جس وقت بلالؓ شام سے پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم)
کی زیارت کے لئے تشریف لائے تو پیغمبرِ اسلام کی (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)
قبرِ مبارک کے قریب آئے اور بیٹھ کر گریہ کرنے لگے
اور اپنے چہرے کو آپ کی قبر پر ملنے لگے۔
علّامہ سمہودی لکھتے ہیں کہ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

طیّب بن حملہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے
حضرت عبداللہ ابن عمر ہمیشہ اپنا دایاں ہاتھ
پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) کی قبر پر رکھتے تھے
اور بلالؓ اپنے چہرے کو دونوں طرف سے آپؐ کی قبر مبارک پر رکھتے تھے۔

(کتاب وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی ، جلد 4ص1405۔ نور الدین أبو الحسن السمهودي)

منبرِ رسولؐ اللہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر تبرّکاً ملنے پر حضرت عبد اللہ ابن عمر کی سیرت

ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد القاری نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر کے فرزند حضرت عبد اللہ ابن عمر کو دیکھا گیا کہ منبرِ رسولؐ پر جس جگہ پیغمبرِؐ اسلام بیٹھا کرتے تھے اُس پر حضرت عبد اللہ ابن عمر نے ہاتھ رکھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا۔



ابن قدامه الشرح الكبير، جلد 3 ص496

المؤلف: عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن قدامة المقدسي الجماعيلي الحنبلي، أبو الفرج، شمس الدين (المتوفى: 682هـ)

سیرتِ رسول ؐ اللہ سے تبرّکات کا جواز

MADRASA-TUL-QA...

حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی شادی کی
شب رسول ؐ اللہ نے وضو کر کے وضو کا باقیماندہ پانی دونوں کے سر، چہرے
اور بدن پر چھڑکا اور خداوندِ متعال سے ان کے لئے
اور ان کی نسل کے لئے برکت کی دعا کی۔ (**قندوزی، ص**174-175 **و** 196-197)

امام علیؑ فرماتے ہیں: "جنگ خیبر" میں میری آنکھویں دُکھ رہی تھیں
تو رسول ؐ اکرم نے میری آنکھوں کو چھوا اور اِس کے بعد
میری آنکھوں میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (**قندوزی، ینابیع المودہ، ص**286)

رسول ؐ اللہ نے اپنے وضو کا پانی ایک بیمار کے اوپر چھڑکا تو وہ شفایاب ہوا۔
(**صحیح بخاری، ج**1، **ص**201)

رسول ؐ اللہ نے اعمال حج انجام دینے کے بعد اپنے سر کے بال منڈوا کر
مسلمانوں کے درمیان تقسیم کئے۔
(**بیہقی، ج**7، **ص**68؛ **ابن کثیر، ج**5، **ص**189)

پیغمبرِ اکرمؐ کے جسم کے ٹوٹے ہوئے بالوں سے شفا طلبی اور تبرّک

صحابئِ رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ:
میں نے رسولؐ اسلام کو اس حالت میں دیکھا کہ نائی آپ کے سر کے بال کاٹ رہا ہے
اور آپ کے اصحاب آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں
اور اُن میں سے ہر ایک یہ کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح سے رسولؐ اسلام کا
ایک بال ہم کو مل جائے اور کوئی بھی بال نیچے نہ گرے۔

(کتاب مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 137)

پیغمبرِ اسلامؐ کے کچھ بال آپ کی زوجہ محترمہ ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس موجود تھے
جب کوئی شخص آنکھوں کے مرض میں مبتلاء ہوتا
تو ایک پیالا پانی سے بھرا ہوا اُنکے پاس لے جاتے
اور وہ پیغمبرِ اسلامؐ کے بالوں کو اُس پانی میں ڈال دیتیں
اور مریض کو اُن بالوں کے ذریعے سے شفاء مل جاتی تھی۔

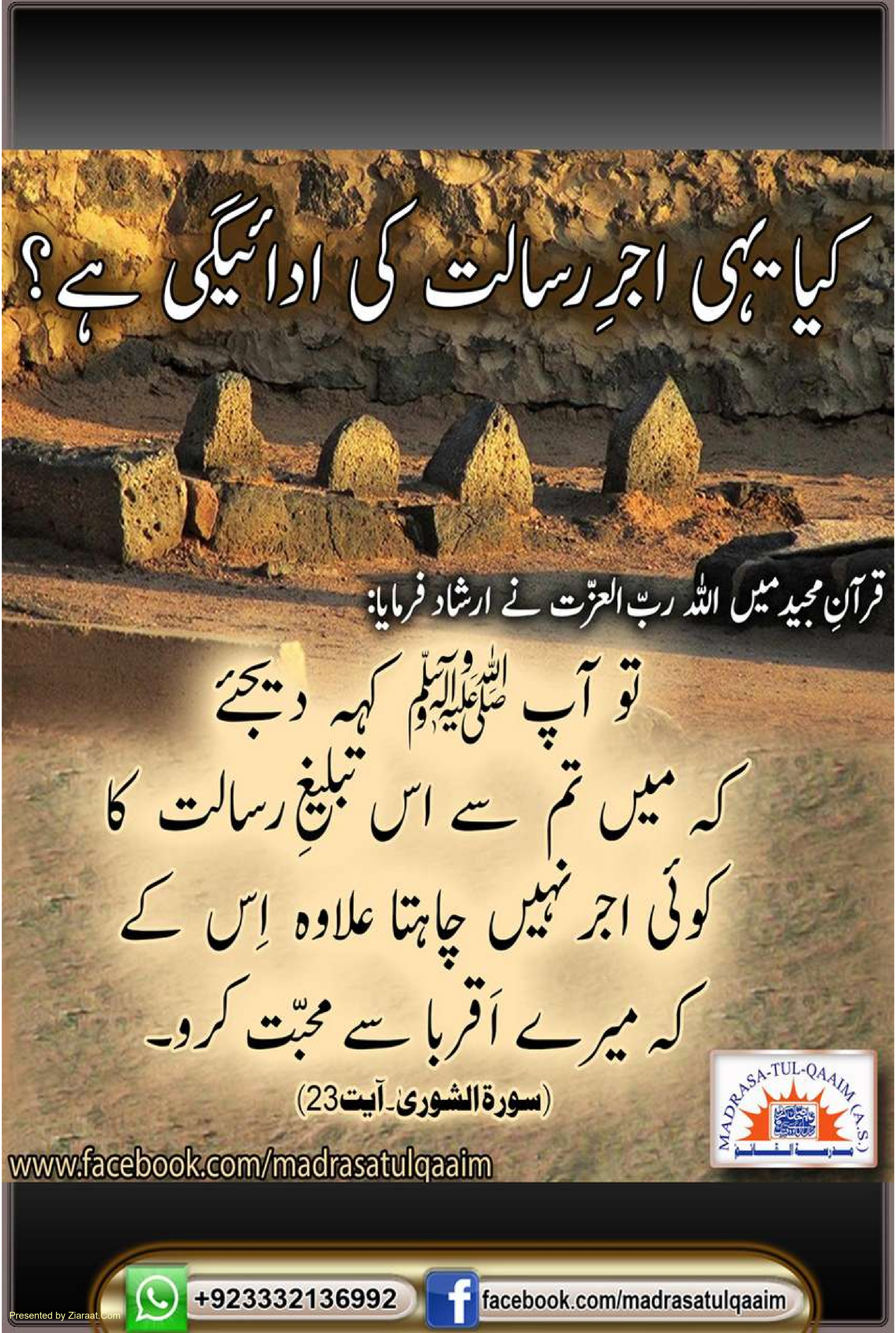
(کتاب صحیح بخاری جلد 4 ص 27)



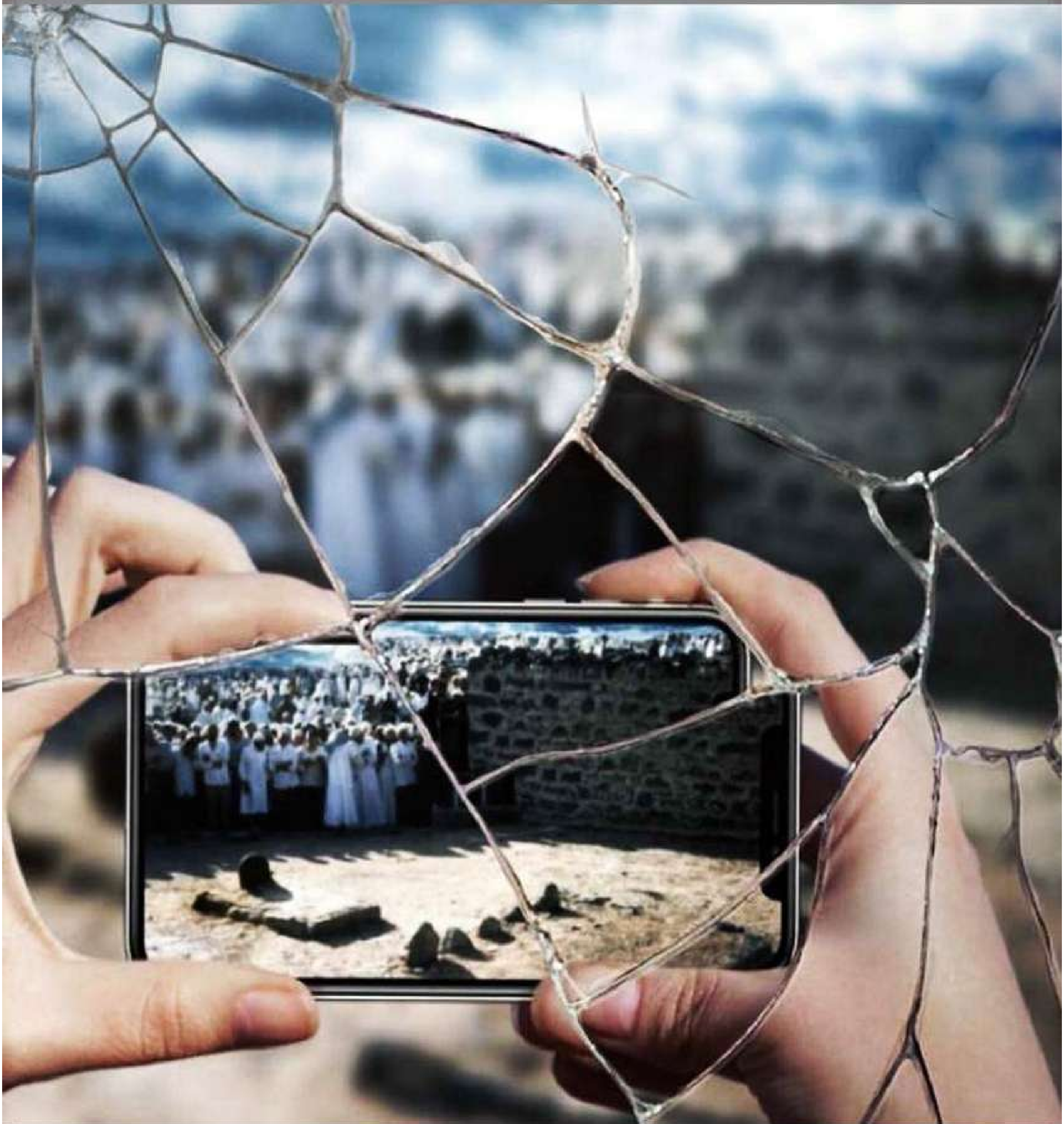
پیغمبرِ اسلامؐ کا اپنے وسیلے سے دُعا کرنے کا حکم

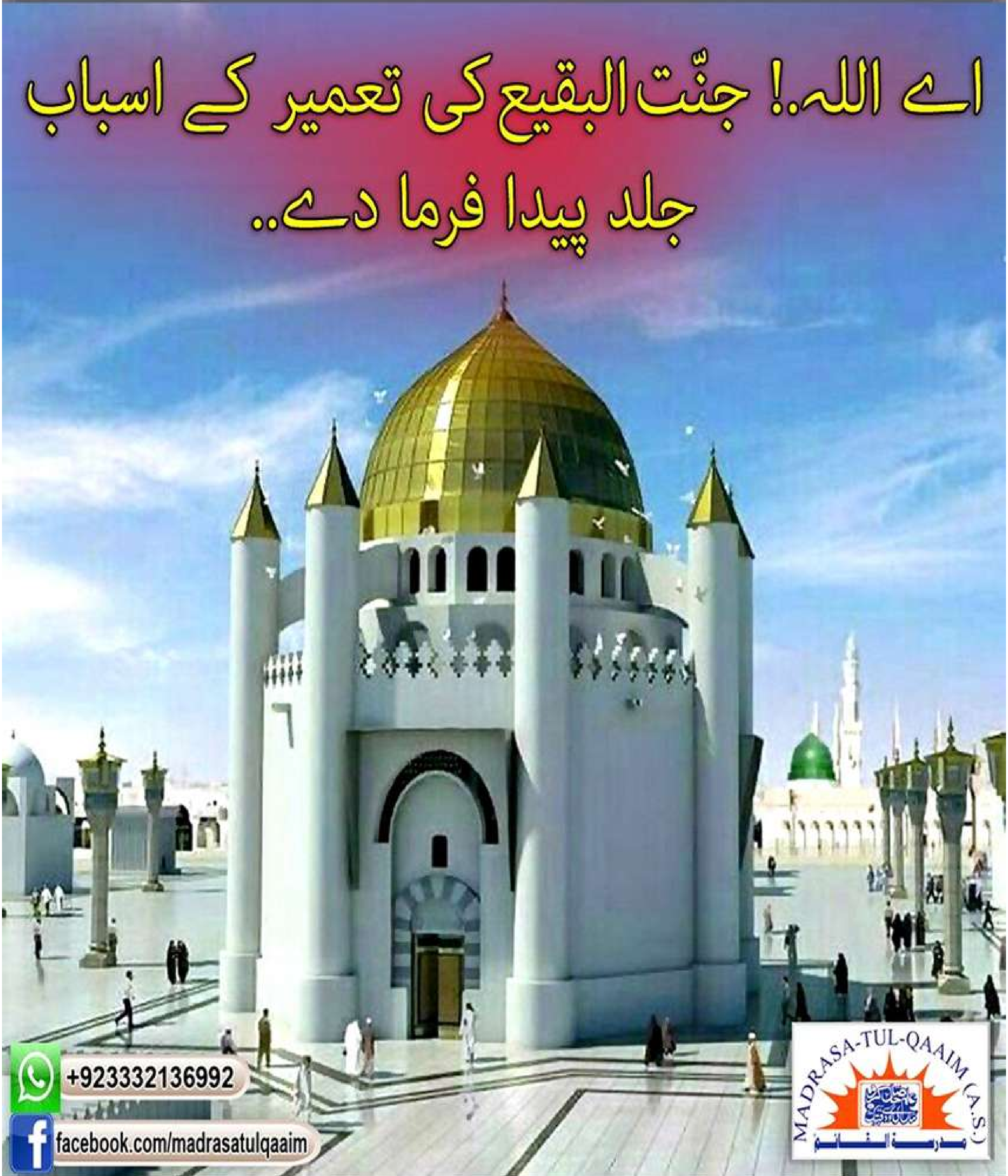
عثمان بن حنیف سے منقول ہے کہ ایک نابینا شخص
پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے پاس آیا
اور اپنے نابینا ہونے کے متعلق رسولؐ سے شکایت کرنے لگا
تو پیغمبراسلام (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے اس سے فرمایا کہ
اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں دُعا کروں تو زرا صبر کرو
وہ شخص کہنے لگا یا رسولؐ اللہ! میرے لئے یہ نابینائی باعثِ مشقّت ہے۔
رسولِؐ اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے اُس سے فرمایا:
جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز بجالاؤ
اور پھراس کے بعد اس طریقے سے دعا کرو پروردگار! میں تیری بارگاہ میں ہوں
اور تیرے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے وسیلے سے درخواست کرتا ہوں
اور اُنکو تیرے حضور میں اپنے لئے وسیلہ قرار دیتا ہوں
تو میری حاجت کو پورا فرما، پروردگار! اپنے رسولؐ کی شفاعت کو
میرے حق میں قبول فرما اور انکو میرا شفیع قرار دے۔
ابنِ حنیف نے کہا: خدا کی قسم ہم ابھی وہاں سے نکلے نہیں تھے
کیونکہ ہماری گفتگو طویل ہوگئی تھی وہ شخص جب ہمارے پاس سے گزرا
تو ایسا لگتا تھا جیسے پہلے یہ اندھا ہی نہیں تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 138)


کیا یہی اجرِ رسالت کی ادائیگی ہے؟
قرآنِ مجید میں اللہ ربّ العزّت نے ارشاد فرمایا:
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے
کہ میں تم سے اس تبلیغِ رسالت کا
کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اِس کے
کہ میرے اَقربا سے محبّت کرو۔
(سورۃ الشوریٰ۔ آیت 23)
www.facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

آہ! جنّت البقیع




اے اللہ..! جنّت البقیع کی تعمیر کے اسباب
جلد پیدا فرما دے..
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم


تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

آه ! جنّت البقيع

زِيارَةِ قُبورِ الأئِمّة عليهم السّلام

السّلامُ عَلَيكُم أئِمّةَ الهُدى، السّلامُ عَلَيكُم أهلَ البرِ والتّقوى، السّلامُ عَلَيكُم أيُّها الحُجَجُ على أهلِ الدّنيا، السّلامُ عَلَيكُم أيُّها القَوّامونَ فِي البريّةِ بِالقِسطِ، السّلامُ عَلَيكُم أهلَ الصّفوةِ، السّلامُ عَلَيكُم يا آلَ رَسولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ، السّلامُ عَلَيكُم أهلَ النّجوى، أشهَدُ أنّكُم قَد بَلّغتُم ونَصَحتُم وصَبَرتُم في ذاتِ اللهِ، وكُذّبتُم وأُسيءَ إلَيكُم فَغَفَرتُم، وأشهَدُ أنّكُمُ الأئِمّةُ الرّاشِدونَ المَهدِيّونَ، وأنّ طاعَتَكُم مَفروضَةٌ، وأنّ قَولَكُمُ الصّدقُ، وأنّكُم دَعَوتُم فَلَم تُجابوا، وأمَرتُم فَلَم تُطاعوا، وأنّكُم دَعائِمُ الدّينِ، وأركانُ الأرضِ، لَم تَزالوا بِعَينِ اللهِ، يَنسَخُكُم في أصلابِ كُلِّ مُطَهّرٍ، ويَنقُلُكُم مِن أرحامِ المُطَهّراتِ، لَم تُدَنّسكُمُ الجاهِلِيّةُ الجَهلاءُ، ولَم تَشرَك فيكُم فِتَنُ الأهواءِ، طِبتُم وطابَ مَنبَتُكُم، مَنّ بِكُم عَلَينا دَيّانُ الدّينِ فَجَعَلَكُم في بُيوتٍ أذِنَ اللهُ أن تُرفَعَ ويُذكَرَ فيهَا اسمُهُ، وجَعَلَ صَلَواتِنا عَلَيكُم رَحمَةً لَنا وكَفّارَةً لِذُنوبِنا، إذِ اختارَكُمُ اللهُ لَنا، وطَيّبَ خَلقَنا بِما مَنّ بِهِ عَلَينا مِن وَلايَتِكُم، وكُنّا عِندَهُ مُسَمّينَ بِعِلمِكُم، مُعتَرِفينَ بِتَصديقِنا إيّاكُم، وهٰذا مَقامُ مَن أسرَفَ وأخطَأَ واستَكانَ وأقَرّ بِما جَنى، ورَجا بِمَقامِهِ الخَلاصَ، وأن يَستَنقِذَ بِكُم مُستَنقِذُ الهَلكى مِنَ الرّدى، فَكونوا لي شُفَعاءَ، فَقَد وَفَدتُ إلَيكُم إذ رَغِبَ عَنكُم أهلُ الدّنيا، واتّخَذوا آياتِ اللهِ هُزُوًا، واستَكبَروا عَنها. يا مَن هُوَ قائِمٌ لا يَسهو، ودائِمٌ لا يَلهو، ومُحيطٌ بِكُلِّ شَيءٍ، لَكَ المَنّ بِما وَفّقتَني وعَرّفتَني أئِمّتي وبِما أقَمتَني عَلَيهِ، إذ صَدّ عَنهُ عِبادُكَ، وجَهِلوا مَعرِفَتَهُ، واستَخَفّوا بِحَقّهِ، ومالوا إلى سِواهُ، فَكانَتِ المِنّةُ مِنكَ عَلَيّ مَعَ أقوامٍ خَصَصتَهُم بِما خَصَصتَني بِهِ، فَلَكَ الحَمدُ إذ كُنتُ عِندَكَ في مَقامي هٰذا مَذكورًا مَكتوبًا، فَلا تَحرِمني ما رَجَوتُ، ولا تُخَيّبني فيما دَعَوتُ في مَقامي هٰذا بِحُرمَةِ مُحَمّدٍ وآلِهِ الطّاهِرينَ



مولا علیؑ ۔۔ اللہ کا نزدیک ترین وسیلہ ہیں

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ : رسول خدا ﷺ نے خوارج کے بارے میں یوں فرمایا:

هم شر الخلق والخليقة يقتلهم خير الخلق والخليقة، وأقربهم عند الله وسيلة.

خوارج بد ترین مخلوق ہیں جنہیں مخلوق کا بہترین فرد اور خدا کا نزدیک ترین وسیلہ قتل کرے گا۔۔

(فرائد السمطین، ابراهیم بن محمد جوینی 1:36، ح1)



+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

والدین کی قبور پر اللہ سے حاجات طلب کرنا

والدین کی قبور پر جا کر
اللہ تعالیٰ سے
حاجات طلب کرنا
مستحب ہے۔۔

(توضیح المسائل۔آیت اللہ سیستانی۔مسئلہ 623)





MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim